رساله در مسائل شرع
منظوم ناتمام

رسالہ در مسائل شرعِ محمدی، نامکمل،
فارسی کلاسیکی بخطِ نستعلیق،
بلا صحافت، اندازہ ۱۴ سطور فی صفحہ،

کتابِ قلمی،

وسع كرسيه السموات والارض

پھر خدا سے آسمانی عرض کی   بخش مجھکو روشنی اوس نور کی
تونے مجھکو زینت دنیا کیا   اسقدر میرا ہے اعلی مرتبا

ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح

تھی مگر ساکت زمین خاکسار   عاجزی سے چپ رہی وہ دل فگار
جب ہوا فرمان رب العالمین   کس لئے خاموش ہے تو اے زمین
اپنی اپنی کرتی ہیں سب التجا   تو بھی بتلا کیا ہے تیرا مدعا
عجز سے گویا ہوئی یا اسدم زمین   تو تو خود دانا ہے رب العالمین
کیا کہوں میں آپ تو آگاہ ہے   ہے نہیں پوشیدہ تجھسے کوئی شی
ہوں چراگاہ ستوران بین حزن   خاکسار ہیں کوئی مجھسا نہیں
ہیں ہوں ایک عاجز عاجز نام خاک   ہے وہ مقبول خدا ایک نور پاک
پانہیں کسطرح جیسی اے رب وہ نور   اس سبب سے ہے ندامت کا ظہور
خالق اگر جو عاجزی پسند   ہے قبول حق کلام دردمند
عاجزی کی جب زمین نے اسقدر   آگیا دریائے رحمت جوش پر
یوں ہوا حکم خدائے لم یزل   اے زمین تو جانہ غم سے نکل
تجھپہ آپ اوس نور کا ہوگا نزول   اے زمین تو اسقدر مت ہو ملول
خاک نے جب حضرت اعظم سے سنا   سرگذشتہ خاک سے واقف ہوا
پھر ہوا گویا وہ برتس جا کبر از   خاکساری سے ہوئی سرفراز

۴ ش

عجز آدم نے کیا اپنا بیان — [illegible] خالق اکبر ہوا جب مہربان
عجز کی تعریف [illegible] سے او — عجز کا قصہ ہی یہی [illegible] حد

عجز کردن فرعون پیش رب العالمین

قصۂ فرعون یہہ مشہور ہے — جا کتب میں دیکھ لے مسطور ہے
عجز سے ہے مہربان رب جلیل — تابع فرعون ہو تہا رود نیل
جبکہ موسی نے یہ دیکھا ماجرا — کی خطاب رب سے [illegible] التجا
کیا سبب ہے ایسے اوس [illegible] جلیل — حکم میں فرعون کے ہے رود نیل
حق نے موسی سے کہا اے رسول — عجز ہی درگاہ میں میری قبول
اوسنے وقت نیم شب مانگی دعا — لے زبان عجز سے گویا ہوا
فعل ہیں میرے برے اور میں برا — کر خجل مجھکو نہ اے میرے خدا
قوم میں میری مجھے رسوا نکر — عاجزی پر میری ٹک اسدم نظر
رات بہر وہ عجز سے روتا رہا — جب مطیع حکم یہہ دریا ہوا
عجز کا ایسا ہی ہے بیشک مرتبا — عجز ہم سے ایک زن کا سنو رتگیا

عجز کردن یک زن در وقت رسول

یہہ حکایت ہیں جو کرتا ہوں بیان — متفق اسپر ہیں اکثر راویان
گو نہیں مشکوۃ میں اسکو لکھا — ہے حدیث مصطفی کا ترجما
اے محمد کچھ عجب اسکا نہیں — قادر مطلق ہے رب العالمین
ہے وہ قادر دم میں جو چاہے کرے — مردۂ صد سالہ چاہے جی اوٹھے
کہتے ہیں یوں راویان خوش خصال — عہد میں تمہین گذرا اپنا یہ حال

حکایت

ایکدن بیٹھا تھا میں بس غم زدہ / جیسی ہوتا ہی کوئی ماتم زدہ
تھا ندامت سی گناہونکی خموش / دفعتاً آئی ندا دلسی بگوش
ایک فقط مت عجز کی اوپر ہو / کچھ مسائل دین کی تو سیکھ لو
حق نی اون لوگونکی کیا ہی قسم / کرتی ہیں جو دین کی باتیں رقم
کچھ مسائل فقہ سی تو جمع کر / نظم میں پھر خدا لکھ یہ سربسر
تا کہ اومیں حق تجلی داخل کری / جو بر نزول رحمت حق میں یہی
علم سی بڑھتا ہی اس کا کمال / عجز سی ہی آدمی فرخندہ فال
عجز ہو اور علم کا پایاں نہ ہو / علم ہو یا عجز کا پایان ہو نہ تو
جانور ہی وہ نہیں انسان ہی / یہاں ہی ایک اوسکا بڑا شیطان ہے
علم تھا ابلیس ملعون کو کمال / کبر و نخوت سی ہوا اوسکو زوال
لیک راہ عجز سی محروم تھا / کیا ہوا گر علم او سی بڑھا
حکم ہی یہ سب ہوں انسا کو ضرور / علم و عجز و بندگی با شعور
پہلے ہی کو یا علم اوسکا ہولے عجز / ہی یہی آدم کا یہ مقبول عجز
عجز کار انبیا و اولیا است / عاجزی مقبول درگاہ خدا است
عارفوں کی عاجزی ہی پیشوا / جس سی حاصل ہی اونہی قرب خدا
مرتبا ہی عجز کا سب سی فزون / عاجزی جملہ شئی ہی یا سر نگون
بندگی سنبدیگی ہی یہ خاص عجز / ہی محبت کا یہی اخلاص عجز
عجز سی رہتا ہی آدم کا بلند / عجز ہی یا خلاق عالم کو پسند

بعد اوسکی یون کہا ای نیک زن — یاد کر تو نام رب ذوالمنن

عقدہ دل کی تیر سب کہولیگا — ہی یہی معبود وہ رب الفلق

عافیت سی تیرا شوہر آئیگا — ولیسی تیری درد و غم سب جائیگا

پر نہ اوس زن کو ذرا تسکین ہوئی — پس ختم اللہ نبی پہر وا گئی

عرض کی یا بادشاہ مرسلان — یا حبیب اللہ شاہ دو جہان

مستغاثی آئی ہون ای دادگر — دو مجہی اسرار پنہان سی خبر

شب کو دیکھا ہی یہ میں نی خواب — ہی میری دل کو نہایت اضطراب

ٹوٹی ہی گہر کی بلندی بابہی — دیجئی تعبیر بس اس خواب کی

جبکہ اوس زن نی یہ سب باتین کہین — یون ہوا فرمان ختم المرسلین

ہی مجہی آگاہ تیری خواب سی — سب کہا ہی مجہسی روح القدس نی

تو بیوہ ہی یقین جب بشنو علی — مرتضی نی مرگ کی تعبیر دی

پس اوسیدم قبض روح اوسکی ہوئی — تیری شوہر سی وہین دنیا چہوٹی

تو نی پہر جا کر کہا صدیق سی — تاکہ وہ اس خواب کی تعبیر دی

ظن غالب سی کہا صدیق نی — تیرہ شوہر آب بجہی زندہ ملی

دی بجہی راحت خدای دو جہان — زندہ لا وی تیری شوہر کو یہان

جبکہ یہ صدیق نی تجہسی کہا: — پس جلایا حق نی وہ مردہ تیرا

ہین ولی اللہ کی دونون بحق — بابت دونون کی ہوئی مقبول حق

سن کلام مولوی تصدیق جان — دونون کو الفت ہین تو صدیق جان

گر علی بود و گر صدیق بود — جان ہر یک غرق در تحقیق بود

نقل اسکی کرتی ہین اہل سیر — تہی مدینہ مین زن ایک نیکو گہر
اوسنی دیکہا خواب مین یہ ماجرا — ہی ستون گہر کا شکستہ جا بجا
شوہر اوس زن کا سفر مین تہا — اوسکی بہی خواب یہ دیکہا گیا
ہول سی اس خواب کی تعبیر کو — چونک اوٹہی پس خواب سی نیکخو وہ
کہتی ہی کس سی کہون یہ ماجرا — فی الحقیقت خواب ہی اپنا بورا
پہر یہ دلمین مصلحت ٹہرای یون — صبح ہووی مرتضی سی جا کہون
یہ کہونگی پرورش فرمائیی — معجزہ یوسف کا اب دکہلائی
دیجی للہ مجہی تعبیر خواب — یا علی مجہکو بہت ہی اضطراب
رات کاٹی اضطرابی تمام — آئی وہ وقت سحر پیش امام
مرتضی سی سب کہا احوال خواب — اور کہا تعبیر دو مجہکو شتاب
بولی یہ سنکر جناب مرتضی — غم تجہی ہوگا حقیقت مین بڑا
ہی یہی تعبیر تیری خواب کی — عمر آخر تیری شوہر کی ہوئی
راہی ملک بقا اب وہ ہوا — اوسنی چہوڑی صاف یہ فانی سرا
سنکی تب مایوس ہوکر اور اوداس — آئی وہ زن حضرت صدیق پاس
عرض کی یا جانشین مصطفی — ہول ہی دل کو میری اس خوابکا
خواب دیکہا ہی کہون تمسی حال کیا — ٹوٹی ہی بلنڈی جا بجا
آپکی مین پاس آئی ہی حزین — غم سی مجہکو چین ایکدم ہی نہین
یہ تمنا ہی مجہی ای با خدا — ہو مبدل رنگ میری خوابکا
سنکی وہ صدیق نی تعبیر دی — جو ہوا تہا پہلی فرمان علی

بعد اوسکی

کبر سے نمرود بھی ارض گیا — کام اوسکا ایک پشّی نے کیا
کبر و نخوت سے ہوا فارون ہلاک — وہ چلا جاتا ہے اب تک زیر خاک
کہہ کے دل نے قصۂ عجز و غرور — اور کہا مجھسے کہ سن اے باشعور
اب مسائل فقہ سے تو کر رقم — تا پڑھیں سب مومنان اسکو بہم
مجھکو دین ساری دعا مغفرت — تا کہ ہو بالخیر میری خاتمت

مناجات

یا الہی بہر روح مصطفی — ہو مرا بالخیر آخر خاتمہ
اور طفیل جملہ اصحاب نبی — خاتمہ ہو خیر میرا آخری
بیچ واللیل و والضحی میں ہی لکھا — تو نے فرمایا ہے اے میرے خدا

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْہَرْ

اے جو در پر تیرے سائل آکر — چاہئے رد سوال اوسکا نکر
اور فرمایا ہے تو نے اے خبیر — میں غنی ہوں اور تم سب ہو فقیر

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

اے کریم باسخا و باعطا — اب مانگتا ہے تجھسے یہ سائل تیرا
دے مجھے دنیا میں تو رزق حلال — اپنے لطف و فضل سے یا ذوالجلال
ابتدا تو سبکا ہے روزی رسان — تجھ سوا کوئی نہیں رزاق جہان
دوسرے طاعت کروں تیری بدل — جب تلک زندہ ہو میرا جسم کل
تیسرے جب میں کروں عقبی کا سفر — خاتمہ اوس وقت ہو میرا بخیر
جو نہی ہووے جب میرا پل پر گذر — جاؤں اوس پر صورت باد سحر

سحر

ہی بلا شبہ ابو بکر صدیق پیر
جانشین مصطفے ہے وہ امیر

ترجمہ حدیث

یوں ہی فرمانی ہیں صدیق سی
جنہنسی ہی تصدیق دین صدیق سی

مسند آرائی دویم ہی عمر
کفر کو جسنی کیا زیر و زبر

دس برس ہیں ساری تختا کو ٹوڑا
اور کئی تھی اوسنی مومن کو ڈر

اس سی رکھنی ہیں عداوت اشقیا
اوسنی حکم مصطفے جاری کیا

ہی خلافت تیسری عثمان کے
جسنی راہ حق میں بیشک جان دی

وہ حیا میں ایسکہ لا ثانی ہوا
جامع آیات قرانی ہوا

اور چہارم مرتضی شیر خدا
ہمسی کیا اوصاف ہوں اوسکی ادا

جسکی خود تعریف کرتا ہی خدا
دیکہہ سورہ دہر میں ہل اتی

باب خیبر کا اوکھاڑا آن میں
یار اوسکا کیہ نہ آیا دہیان میں

ہیں یہ چاروں نائب خیر البشر
اور عدو ہی انکا فی النار السقر

قول سعدی کا سن ای نیکو صفات
دلمیں اللہ رکھنی کچہ ہی والدہ بات

اس سخن کو کہتی ہیں ایسے بہا
ہی کتاب بوستان میں یوں لکہا

تہی جو حرمت بڑی دانای شہا
دو نصیحت کین مجہی بالای آب

اپنی خوبی پر کبھی خود بیں نہو
غیر کا اوپر کبھی لیکن بدبیں نہو

ہو جیو سعدی نہ ہرگز خود پسند
ننگ خود بینی ہی اے ہوشمند

عالموں کو کبر سی رہتا ہی عار
کبر و نخوت ہی خدا کو ناگوار

ہوگیا شداد نخوت سی خراب
ہوگیا فرعون آخر غرق آب

کبر سی

لیکن اوسکا مونہہ و پنجہ دست و پا — یہہ نہیں ہیں ستر عورت برملا
اور جاویں گہر سی جب باہر زنان — مونہہ و پنجی سب چھپاویں بیگمان
کیونکہ ہی یہ امر حق ای باشعور — ڈالیں مونہہ پر چادریں وہ بالضرور

قَوْلُهُ تعالی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ

یعنی گہارٹھیں مونہہ پہ گہونگٹ سر بسر — جب تلک گہر سی رہیں باہر مگر
اور دیکھی غیر کو گر زن کبہی — حشر میں اوٹھی گی اندہی ای اخی
یعنی بہیریگا خدای داد گر — اوسکی آنکہوں میں سلای گرم کر

ترجمہ حدیث شریف

نقل کرتی ہیں محدث حق شناس — آیا ایک اندہا نبی کی گہر کی پاس
در پہ دی آواز یا خیر البشر — میں ہوں عبد اللہ نابینا مگر
بیبیوں نی سنکی حضرت سی کہا — گر کہو تم اوسکو لیویں ہم بولا
کیونکہ نابینا ہی پاکیزہ نفس — جسکی باعث حق نی بہیجی ہی عبس
سن نبی نی اونکو فرمایا اوٹہو — تم ہو بینا گرچہ نابینا ہی وہ
یعنی اوٹہہ پردہ میں جاؤ سبکی سب — تا نہ دیکھو غیر کو ہی حکم رب

یاالہی بہر محمد کر دعا		کر قبول اسکو بروح مصطفی
خاک زیر بندۂ رب جلیل		ہی محمد بن براہیم خلیل
شاہ عالم خیل ہی یہ خاکسار		اور وطن اجداد کا ہی قندہار
~~حال اونکا اب یہ عاجز~~
حال اونکا اب یہ عاجز کیا لکہی		وارث تاج شہنشاہی رہی
اور وطن ہی خاص میر لکہنو		نوکر سلطان ہو ہمین ای نیکخو
شاہ عالی ہمت والا لقب		اور ہی امجد علی اوسکا لقب
رہتی ہین سب امن سی خورد و بزرگ		ایک خالق بہی ہین یاتی بزرگ
اب بیان کرنا ہو ہمین حال کتاب		ہی یہا سی اسکی شروع فصل باب
فصل پنجہ برکب مبنی تمام		اور ہوا شرع محمد اسکا نام

فہرست فصول

فصل اول بین ہی ذکر جای پاک		دوسری مین ہی بیان جسم پاک
فصل سوم مین ہی جامی کا بیان		دکہہ اسی تو یاد اجان جہان
چارمی مین ہی سترمرد کا حال		ہی ضروریات سی اسکا خیال
فصل پنجم مین بنای نماز		چاہیں پہچاننا وقت نماز
اور چہٹی کعبی کو پہچانی بدل		ناشنو پیش خدا بنسد خجل
ساتوین مین حال ہی نیت کا سب		ای نمازی دیکہ لی گر ہی طلب

وسوین مردہ شوہر اگر ہو جسکی زن — وہ اجازت اوسکو دی ای جانمن

گیارہوین کعبی کو جاتاہی روا — نیک محرم ساتھہ ہووی برملا

اور جاوی جسکی زن گر غیر گہر — لعن کرتاہی خدائی بحر و بر

با اجازت دیوی گر شوہر اوسی — یعنی جاتو شوق سی گہر غیر کی

اور جاوی اوسکی کہتی ہی وہ زن — اوسکی شوہر پر ہی لعن ذوالمنن

روایت

کہتی ہین مردان دین ای ہوشیار — ہوی ڈولی مین اگر عورت سوار

اوسکو لیجاوین کی دوزخ مین کہار — روز محشر حکم سی قدوسیان

بعضی فرماتی ہین لیکن ای عزیز — پہلی ڈولی مین دہری کچہہ بہاری چیز

بعد اوسکی آپ ہووی جب سوار — پر اوٹہاوی ڈولی کو اوسکی کہار

ورنہ تا معلوم عورت کا ہو — ہی یہ حکم شرع ای فرخندہ خو

کہتی ہین ایکدن حقایق لی کہا — مینی دیکہا ہی کتابون مین لکہا

الدَّیُّوْثُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ

وہ جو دنیا مین بشر دیوث ہین — بالیقین جنت سی بس مایوس ہین

کیونکہ ہی غیور علام الخبیر — داخل جنت نہ ہونگی وہ اسیر

روایت

کہتے ہیں اہل شریعت ای رشید ۔ ہی وہ نامحرم جو ہو آلت برید

یعنی ہووی شخص جو خواجہ سرا ۔ حکم ہی مومن نہ اوسکو گہر میں لائے

اور آدمی جسکی کہ آلت ہو برید ۔ بس ہوا وہ شخص بیعزت شدید

اور مادر زاد ہو ہیجڑا کہ ہیں ۔ اوس سی بہی پردہ نا روا ہی ای العزیز

اور چہپاؤ بہائی سیتی تم اپنی اذن لے ۔ ہی یہ حکم شرع ای اخوان من

کیونکہ نامحرم ہی وہ بہائی تیرا ۔ بعد تیری عقد ہی اوس سی روا

کہتی ہیں تیرہ برس کا ہو وہ جب ۔ اوس سی پردہ فرض ہی ای با ادب

جسنی پردی میں اکو تاخیر کے ۔ کہتے ہیں اوسکو ہی بیعزت سیتے

اور نہ اپنی زن کو جانی دی کہیں ۔ گیارہ گہر کی ماسوا ای مرد دین

پہلی جاوی پہر اگر وہ باپ کے ۔ حکم ہی بخبیر اجازت اوسکو دی

دوسری جاوی اگر خالا کی گہر ۔ یہ روا ہی نزد عالم سر بسر

تیسرے دیکھی اگر پہپہو کو جا ۔ جو تہی گہر ہمشیرے کے جانا روا

پانچوین ماموں ہو زن کا بشر ۔ اور چہٹی اوسکی چچا کا ہووی گہر

ساتوین ہو قوم میں شادی کہیں ۔ جانی دو اوس گہر میں تم اوسکے تئیں

آٹہوین وہ اذن دی پہر سبق ۔ ہو مگر اوستاد کامل مرد حق

اور نوین دائی جو ہو ای باخدا ۔ ہی اجازت جای وہ پہر رنجا

دسوین

ہی وہ بیشک صبح کاذب بالیقین — تو نماز فجر کی پڑھنا نہیں
کیونکہ ہی وہ شب تار جہان — روشنی کاذب کی دیتی ہی نشان
بعد اوسکی چڑھتی ہی ایک روشنی — جتنی چڑھتی پھیلتی ہی اوتنی ہی
ہی وہ وقت صبح صادق بیگمان — پڑھ نماز فجر تو ای مہربان
اور رہتا ہی سحر قبل از طلوع — نکلی سورج پر نہیں ہوتا رجوع

بیان شناختن وقت ظہر

اور آتا ظہر ہی بعد از زوال — یعنی لوٹی دوپہر ای خوشخصال
کہتی ہین یون عالمان نیک پی — سایۂ اصلی سی جب سایہ ڈھلی
پڑھ نماز فرض بیخوف و خطر — ہی وہ بیشک وقت پیشین سر بسر
اور رہتا ظہر ہی ای ہوشمند — زیادہ ہو اصلی سی سایہ ایک چند
اور ہو جس وقت میں سایہ دوچند — پڑھ نماز عصر تو ای ارجمند
اور رہتا عصر ہی قبل از غروب — جاوی ہی جاتا ہی جب خورشید ڈوب
بعد غروب شمس ای مرد خدا — ہی وہ وقت خاص مغرب برملا
کہتی ہین جب ڈوبتا ہی آفتاب — اوٹھتی ہی پر رات مشرق سی شتاب
ہوتی ہی اول سیاہی کی نمود — اوسی سرخی بھاگتی ہی زود زود
ڈوبتی ہی اوسکی پیچھی رات تیز — اوس سی سرخی کرتی ہی از بس گریز
جاکی ہوتی ہی طرف مغرب کی گم — وہ عشا کا وقت ہی یہ جانو تم

یعنی ہونگی قید وہ دوزخ میں جا تا رہیں اوسمیں ہمیشہ مبتلا
کہتے ہیں دیوس اوسکو عالمان جو ہو طاعت میں زنکے بیگمان
یعنی گر عورت کہی شوہر سی آ کہہ تو رستہ میں دریچہ پر ملا
اور راضی ہووی اوس پر وہ بشر بس وہ ہی دیوس ای نیکو سیر
اپنی زن کو چھوڑی یا بیش غلام کہتے ہیں دیوس اوسکو بھی تمام
اور غلام ہووی اگر زن کا خرید اوسی پردہ کم ہی ای مرد سعید
بیان ستر کنیز کا
لونڈیونکا ستر ہی ای با خدا زانوکی نیچے سی لیکر تا گلا
اور پیچھون سی لگا بازو کنیز یہ نہیں ہی ستر عورت ای عزیز
فصل پنجم در بیان شناختن وقت نماز
پانچویں پہچاننا وقت نماز مومنوں پر فرض ہی ای پاکباز
کہتے دو صبح ہیں دانا عالمان ایک کاذب ایک صادق بیگمان
رہتی ہی جب رات تہوڑی ہی رہا ہوتی ہیں مشرق سی دونو آشکار
پہلی کاذب اپنا کرتی ہی ظہور نکلی ہی روشن سفیدی مثل نور
ہی سفیدی وہ بشکل دم گرگ پر سیاہی نیچے اوٹہتی ہر گرگ

ہی وہ

روایت

کہتے ہیں یوں عالمان خوشخصال گر کسی کے دل میں یہ آوے خیال
اور زبان پر اوسکا لاوے وہ بیان ہی گناہ اوسپر سراپا بیگمان
حکم ہی مت کہہ کسی سے دلکا حال صبر کر اور رو بہ پیش ذوالجلال

ترجمہ حدیث شریف

نقل کرتے ہیں محدث پر ملا ایک صحابی نے پیمبر سے کہا
دلمیں آتا ہی میرے اکثر خیال لیکن اوسکا کہہ نہیں سکتا ہوں حال
گر زبان پر اوسکا لاؤں میں بیان ڈر ہی مجکو الشہ عالی مکان
اسمے بہتر ہی مجھے اے دادگر کاش میں ہوں جل کے کوئلا سر بسر
سن نبی نے اوس سے فرمایا عیان ہی تیرا ایمان کامل بیگمان
اور دی حضرت نے اوسکو ایک مثال چور جاتا ہی وہان جسجا ہو مال
یعنے ہی یہ دزد ابلیس لعین اور ہی ایمان مال مومنین
جانتا ہی کون کیسے ڈہب سے چورا تاکہ نازل اسپہ ہو قہر خدا
کہتے ہیں یوں راویان معتبر دست چپ سے ہی گا شیطان کا گذر
داہنی جانب سے نہیں پاتا ہی راہ روکتی ہی اوسکو فرشتہ نیکخواہ
ہوتا ہی مانع فرشتہ ذیشرف رستہ وہ دیتا نہیں داہنی طرف

فصل ششم در بیان شناختن کعبہ

اور چھٹی پہچانا کعبی کا جان / ہو مومنوں پر فرض ہی اوسکا بیان
کہتی ہیں صحرا میں ہو جسکا گذر / اور نہ جانی سمت کعبہ سر بسر
حکم ہی چارو نطرف دلکو لگا / جسطرف دل ہو رجوع اوسکا سوا
پڑھ نماز اوس سمت بےخوف و خطر / ہی یہ حکم شرع ای والا گہر
اور اگر ہو جنگ یا چوروں کا ڈر / ہی روا اوسکو پڑھی جاہی جدہر
بعضے کہتی ہیں پڑھی وہ اوسطرف / ہووی کٹکا جسطرف اید لشرف
اور اگر کشتی پہ ہووی جو سوار / سمت کعبی سی رہی بس ہوشیار
کہتی ہیں کشتی پہ پہرے کعبی سی گر / سمت کعبہ کی پہری وہ سر بسر

فصل ہفتم در بیان نیت نماز

ساتویں نیت ہی سن پہر نماز / فرض ہی ہر وقت کی ای پاکباز
اور فرماتی ہیں اکثر عالمان / ہووی جیسا ملک کی جیسی زبان
اوس زبان سی باندہی نیت بسر / تا سمجھی اوسکو پڑھیں معنی مگر
کہتی ہیں نیت کی وقت ای باشعور / دل زبان دونوں بہم ہوویں ضرور
اور نہ ہووی دلمیں نیت کی سوا / کچھ خیال و فکر ای مرد خدا
بعد نیت کی اگر آوی خیال / عفو کرتا ہی اوسی ایزد تعال
لیکن اوسکو ٹہری دلمیں نہ دی / جو خیال آوی دفع جلدی کری

کہتی

گرد اوسکے اوسکی ہی اولاد سب — اوس ولی کو دیکہہ کر آیا عجب
کرتا تہا اولاد سی اپنی سوال — اوسنے پوچہی تہا یہی آدم کا حال
سچ بتاؤ کیا کیا انسان سے — کس کو سر گشتہ کیا ایمان سے
ہیں یہ سب دشمن ہماری آدمی — دشمنوں سے تم ہی مت کیجو کمی
یعنی دشمن ہیں ہماری جان کی — تم ہو دشمن انکی سب ایمان کی
تہا فرشتوں سے میرا عالیمقام — انکے باعث سے ہوا شیطان نام
اور کیا ہی بند ہم پر آسمان — چڑہ نہیں سکتے ہیں اوس پر بیگمان
ہی نکلیاں اوسپہ اک تارا مگر — دی جلا ہم سے کوئی جاوی اگر

ترجمہ حدیث شریف

یہہ خبر میں ہی محدث نی کہا — ایکدن فرمایا نبی خیر الوریٰ
چڑہتی ہیں جدم شیاطین چرخ پر — مارتا ہی اونکو تارا دوڑ کر
بہاگتی ہیں اوس سے سب مثل ہوا — ہوتا ہی پیچہی وہ اونکی تیر سا
جو شیاطیں متصل اوسکی ہوا — سر سی پاؤں تک وہ دیتا ہیں جلا
راکہہ اوسکی گر پڑی صحرا میں جا — اوس سی پیدا ہوتی ہیں بہوت و بلا
جلکی دریا میں گری گر اوسکی خاک — ہووی ہی پیدا نہنگ ہولناک
اور گری گر خاک اوسکی شہر میں — دفعتاً آتی وبا اوس شہر میں

اوس ملک سی بہا گیا ہی روسیاہ   دست چپ کی سمت لا تار دو براہ
ہی یار فرشتہ دست چپ کا پر غضب   کیونکہ لکہا ہی بدی النسان کی سب
اس سبب سیے وہ نہین ہی مرادگر   کرتا ہی انسان بدی شام و سحر
اور یون کہتا ہی پر شام و پگاہ   کسلی کرتا ہی تون النسان گناہ
ہی یہ تیری زندگی مثل حباب   کیا کہی گا حق سیے تو روز حساب

روایت

کہتے ہین گر خواب بد دیکہی بشر   دست چپ کی تہوکی سر بسر
جبکہ ہو بیدار وہ مرد خدا   تین بار اوسطرف تہوکی بر ملا
اور پڑہی وہ اس دعا کو بیشتر   خواب بد اوسکو ندی ہر گز ضرر
این دعا بخواند اعوذ باللہ من جمیع المکان من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنی پہلی پڑہ تہوکی بعد ازین   تا نہو بد خواب سی اندوہ گین
یعنی کہتی ہین پڑہی سورہ شفا   تہوکی پہر بائین طرف کو بر ملا

حکایت

نقل آئی ایک مجہی اصحابہ یار   یہ بیان کرتا تہا میرا استاد
ایکدن کوئی ولی مرد خدا   تشنکو وہ کرنی وضو دریا گیا
دیکہا دریا پر ہجوم جنیان   تخت پر ابلیس سیے بیٹہا وہان

پر داد

ایک دعا بخشنے سے ہے مرشد نے مجھے | دفع کرنے کو وبا کی واسطے
یاد رکھ اسکو تو اے نیکو شعار | پھر اٹھا دے اٹھکا وباکا زینہار
جو لکھے اسطور سے اے نیک دین | یا الٰہی از طفیل مرد دین
ہمکو آفت سے وبا کی دے امان | ہے تو ہی حافظ سبھونکا بیگمان
لکھہ رکھے گر پاس اپنے جاندار | اوسکا حافظ ہے خدای دو جہان

دعا اینست بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰہی بحرمت محمد صادق صاحب
از آفت وبا نگہدار

الٰہی محمد یہ بیان اب ختم کر | قصہ مذکور کو لکھہ سر بسر
ایک شیاطین اون میں سے بولا خبر | آج میں نے قتل کر دیا بشر
دوسرا پھر اسطرح سے پھر ملا | بس ابلیس لعین کہنے لگا
جاتا تہا انسان ایک پھر نماز | میں نے رکہا ہے اوسے مسجد سے باز
اور سوچا اوسکو ایسے ایک بات | کہ رہا وہ اپنے پڑھنے سے صلوات
ایک شیطان اور پیچھے تہا کھڑا | پڑھکے یون ابلیس سے کہنے لگا
جاتا تہا ایک طفل پڑھنے کو کہیں | باز رکھا علم سے اوسکے تئین
اولگایا اوسکو ایسے کھیل پر | تا نہ ہووے علم سے وہ بہرہ ور
جو سنا ابلیس نے اوسکا سخن | کود اپنے تخت سے وہ راہ زن
آخو شی سے لیگیا گودی اوٹھا | تخت پر اپنے بٹھایا اوسکو لا

روایت

حق وباسی اوسکو کہا ہی نبی جو کرے ترتیب ایسی پھر ملا

شہر کی چارو طرف کاٹی جلال وہ کرے دل سی نماز ذوالجلال

صاف کر پھر اوسکے ہووی بوٹیان کہا دین تکا اوسکا ملک مؤمنان

بعد اوسکی لیوین پھر قبر آنکو جمع ہوکر مؤمنان نیک خو

بنیجب بہی اوسکے وہ نکلیں سات بار ہو منہ طرف کعبہ کی رکہیں آسکا

پہر پڑہیں بعد اوسکے دو رکعت نماز اور اذان دین سات باعجز و نیاز

کہتے ہیں دیوین اذان سب سات روز سات بار ہر روز ای کہتے فروز

ہی یہہ تاثیر اذان ایمنان اس سی ہووی ہیں گریزان جنان

روایت

اور ایک ترتیب ہی ای باخدا کہتے ہیں جب شہر مین آوی وبا

لیوین باہم مومنان بکری سیاہ اور پڑہی نبین کو بادر دو آہ

پہرتے کی پہونکین بنز کی دہنی کا علی اور تبارک پڑہ کی بائیں کا علی

اور پہر اوین بنز کو الصاحب شرف وہ محلی اپنی کی چارو طرف

ذبح اوسکو پہر کرین بسم الله ہون محلی کی جہان پر چار راہ

کہا وین اوسکو مومنان سب ہو بکر تاو باکا ہو نہ اوسجان گدر

اور اوسکی استخوان پوست لین حکم ہی سبکو زمین مین گاڑ دین

ایک دعا

جو د پکارا اوسکو ای عابد مکل　　باہر آ بی مین نکر لیت و لعل

جو سنی عابد نی وہ بانگ عجب　　یک بیک آیا چلا اوسکے قریب

دیکھہ کر عابد کو بولا بو الفضول　　حق نی کی ہی بندگی تیری قبول

چل بولاتا ہی گا رب العالمین　　لی آیا ہون مین جبرئیل امین

اور لایا ہون براق نازنین　　ہو سوار اسپر تو اب جلدی کہین

دیکھی عابد کو فریب استوار　　لیچلا ابلیس کر خر پر سوار

اصل ہی براق کی کہتے ہین خر　　اور آیا وہ براق اوسکو نظر

لیکی دونو ہاتہہ سی پاگونکو تمام　　اوس خر بیدم کو ہانکا تیز گام

جا کی خندق مین دیا اوسنی گرا　　بوئل و غایت جس جگہہ پر تہا بڑا

بہر گئی کیچڑی غلاظتین تمام　　پہر ملک آئی وہ روتی بنکنام

یہہ دیکھا کر حال اُسی مہر بسر　　لیگیا اون سبکو ایک عالم کی گہر

در پیہ دی عالم کی اوسنی یہہ ندا　　مرحبا ہان تک تو آ مرد خدا

حق نی تجہہ پر ہو لوئی بہجا سلام　　مین ہون جبرئیل امین لایا پیام

یعنی مین ہون خاص بیک ذو الجلال　　چل بولاتا ہی تجہی ایزد تعال

تا بٹہاوی تجہکو ای مرد خدا　　عرش پر اپنی جناب کبریا

گاہ ماتہا چومتا گہہ ز باں تیاں — گہہ اوسی کہتا تہا فخر خاندان

گاہ اوسی کہتا تہا اے نور البصر — تجھہ پہ سی قربان کئی لاکہوں بشر

کام تونی یہ کیا ہی استوار — جس سی السانکا ہہنین عز و وقار

یعنی بی علمی سی ہی انسان خراب — ہم بد نہا ہم بعضی ہم حساب

اور منکا اوسکی منہ خلعت دیا — دیکی خلعت پہر اوسی رخصت کیا

ہیں جو اور باقی شیاطین گرد و پیش — دیکہہ کر کہا یا بہہوں کی دلمین نیش

ہوکی باہم یہ سخن سب نی کیا — کام اوسی ایسا کیا مشکل کیا

ہمنی بخشا جو اسی شاہی لباس — الہی بخشش سی ہوئے ہم سب اوداس

گر نہا ایک باز لڑکا علم سی — اپنی کم فہمی سی اوسکی فہم سی

اور مبرائی ہمنی کیا السانکی ساتہہ — تا ہووی حشر مین اوسکی نجات

اور رہی ہم اوسکی مانع در حیات — از نماز و روزہ و حج و زکات

یہ دیا ہمنی اوسی سب کچہہ بہولا — تاکہ غافل ہووہ از امر خدا

سن شیاطینونکی ساری گفتگو — ہنسکی یوں کہنی لگا وہ زشت خو

ایک عابد ہی یہاں خلوت نشین — جانتا ہی کچہہ نہیں وہ علم دین

ہی سعبہ وہ بڑا انسکو خصال — ساتہہ میری چل کی دیکہو اوسکا حال

رہتا ہی ورد و وظایف مین مدام — لیک امر و نہی سی غافل تمام

کہہ شیاطینونکو ہمرہ لی گیا — در پہ عابد کی گیا سبکو کہڑا

خود بچالا

ایکدن شیطان نی جو سر کے
در مین لگا تہا قفل ایک اوسمین بڑا
کی دعا اوسنی کہ ای رب العباد
حکم آیا اوسکو یہ خالق کا سب
قفل یہ جاویگا اسکا آپ کہل
بس کی امر حق کو وہ لایا بجا
جبکہ ستر ہو گئی پوری وہان
اندر اوسکے جب گیا وہ بی بصر
قفل دیکہا اوسمین بہی ہی ایک بڑا
پہر دعا کی اوسنی ای میرے خدا
سنکے فرمانی لگا رب العباد
کر عبادت پہر یہان ہفتاد سال
اوسنی بہی اوسکی عبادت ادا کئے
جبکہ پائی اوسکی اندر اوسنی رہ
لکہتے ہین راوی مفصل سب خبر
کرتا گیا ہر در پہ امر حق ادا
جبکہ ہفتم مین ہوا اوسکا گذر

دیکہی نیچی عرش کی ایک کوٹہری
دیکہہ کر اوسکو یہ حیرت مین پڑا
قفل ہو اس کوٹہری کا اب کشاد
کر عبادت اسجگہہ ستر برس
حال ظاہر تجہکو ہوگا جزو کل
اوس جگہہ ستر برس سجدہ کیا
کہل گیا اوس در کا دروازہ عیان
اور در آیا وہان اوسکو نظر
پہر چراغ عقل اوسکا بجہہ گیا
قفل اس در کا بہی ہو جلدی سے وا
یہہ بہی در ہمنی کیا تجہپر کشاد
تاکہ ظاہر تجکو ہووی اسکا حال
خود بخود زنجیر اوسکے کہل گئے
پہر در دروازہ دیکہا اوسجگہہ
ایسے دیکہی اوسنی اوسجا سات در
حکم حق سہی قفل خود کہلتا گیا
اندر اوسکے بہی دہری لوح گہر

علم تیرا بس ہوا مقبول رب　　اسکے لئی آیا ہو میں لینی کو اب

اور کہہ طرح ہین منتظر تیری ملک　　ائی ہین تیمرہ میری طی کر فلک

پر کرین کی اپنی تجہیز سا ثواب　　تا نہو خورشید کچھ ایذا رسان

سنکی عالم نی دیا اوسکو جواب　　یوح کیا بکتا ہی ای خانہ خراب

مینی دیکہا ہی کتابون مین لکہا　　لی گئی تشریف جب سی مصطفی

اب نہین آنی کا جبرئیل امین　　تا نزول عیسی ای مرد لعین

اس سخن سی تیری یہ ثابت ہوا　　ہی فریبندہ تو مجہکو بر ملا

یعنی بیشک ہی تو ابلیس لعین　　مین دغا کہانیکا اب تجہسی نہین

کہہ کی یہہ خط لکائی اوسکی چار　　بہاگا اوسجا سی معہ خویش و تبار

جا چہپا پنجہ زمین مین سر بسر　　کہتی ہین ابلیس کا اوسجا ہی گہر

اور کہا سب سی جو تہی سناکی وہان　　دیکہا تمنی علم کا رتبہ بیان

دو رکعت عالم پڑہی کر ایکبار　　اور پڑہی عامی اگر رکعت ہزار

ہی زیادہ ان دو کا ہی اوسی مرتبا　　گر ہزار عامی کری رکعت ادا

نقل کرتی ہین محدث معتبر　　عہد سی آدم کی وقت بیشتر

ایکدن

دیکھہ سورہ ص میں ای میرے جان   آپ کرتا ہی خدا اوسکا بیان

قَالَ اَنَا خَیرٌ مِنہُ

یوں کہا ابلیس نین اپنی بڑائی   یعنی میں بہتر ہوں آدم سی کہیں

خَلَقتَنِی مِن نَارٍ وَخَلَقتَہُ مِن طِین

میں بنا ہوں آتش چالاک سی   اور بنا آدم ہی مشت خاک سی

سنکے اوسپر یوں ہوا امر کریم   قال فاخرج اس جگہہ سی ای رجیم

قَالَ فَاخرُج مِنہَا فَاِنَّکَ رَجِیم

پس کہا حق نین کہ تو راندہ گیا   دور ہو سر اگلا باندہا گیا

وَاِنَّ عَلَیکَ لَعنَتِی اِلیٰ یَومِ الدِّین

اور تجہپر لعنتی تا روز حشر   یعنی ہوگا تو فضیحت یوم نشر

قَالَ رَبِّ فَانظِرنِی اِلیٰ یَومِ یُبعَثُون

حق سی پہر ابلیس نی کی التجا   رکہہ تو مجکو زندہ تا روز جزا

اس دعا میں کہتی ہیں مکر اوسکا تہا   تا نہ چکہوں ذائقہ میں موت کا

یعنی سب ہو وینگے زندہ یوم حشر   پہر کہاں ہی موت روز بعث و نشر

او عالم ہی خدا ای دو جہان   اوس سی پوشیدہ نہیں راز نہان

بعضے کہتے ہیں وہ تختے زر کی تہی　　جو نظر اوسپر گئے ملعون کے
جا کی تختے کو لیا اوسنے اوٹہا　　کلمہ طیب تہا تختی پر لکہا

لا اله الا الله محمد الرسول الله

بڑہ کی کلمہ کو ہوا ابلیس اوداس　　یہ سخن کہنے لگا ناحق شناس
مینے ہر در پر کیا سجدہ ادا　　لیک اس کلمے سے میں واقف نہ تہا
گر مجہے معلوم ہوتا یہ سخن　　تو نکرتا غرض پیش ذوالمنن
ایک کلمہ کی لئے صد تا برس　　کی عبادت سب میری برباد بس
جبکہ ابلیس اوسکے یہ آیا خیال　　پیش حق کافر ہوا وہ بدخصال
حق نے پوشیدہ رکہا راز نہاں　　چند مدت تک رہا کافر وہاں
ایک فرشتہ بہی نہیں آگاہ تہا　　لیکن اوسکو جانتا اللہ تہا
جبکہ مٹی سے بنا آدم گیا　　کفر یہ شیطان کا ظاہر کیا

روایت

یہ روایت ہی بصحت معتبر　　متفق ہیں جملہ ارباب سیر
جب بنایا حق نے آدم پر زمین　　اور ہوا فرمان رب العالمین
سب فرشتوں نے کیا سجدہ کرو　　ہی خلیفہ یہ ہمارا جان لو
سب فرشتے حکم حق لائے بجا　　ایک فقط ابلیس روگردان ہوا
یعنی کی آدم سے اوسنے منہ کرنے　　بولا یہ خاکی ہی مین ہون آتشے

دیکہو سورہ

تا میں جڑ کھودوں بنی آدم کی — جن کی باعث سی نکالا میں گیا
ایسی گمراہی میں ڈالونگا اونہیں — کہ نہ حرف حق کبھی دلمیں سنیں
یعنی راہ بد میں ڈالونگا شتاب — جس سی ہی واجب ہو تیرا اونپر عذاب

إِلَّا قَلِيلًا

ہیں مگر بندی جو تہوڑے سی تیری — وہ نہیں پہرنی کی حیلی سی میری
کیونکہ تو حافظ ہی اونکا اے خدا — یعنی اونکا تو نگہبان ہی سدا

قَالَ اذْهَبْ

یوں ہوا فرمان رب العالمین — جا تو اب اپنی مہم برای لعین
یعنی میری پاس سی اب دور ہو — جا کہ تابع اپنا کر انسان کو

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

پس جو ہووینگا کوئی تابع تیرا — روز محشر اسکی پاویگا سزا

فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ

پس یقین جانو جہنم ہی جزا — تجہکو اور تیرا جو تابع ہوویگا

جَزَاءً مَّوْفُورًا

ہی جزا اونکی لئی دوزخ شتاب — لفظ موفورا مکمل ہی عذاب
یعنی ہووینگا عذاب اونپر مدام — مشرک و شیطان منافق بر تمام

قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم

یون کہا حق نی کہ مہلت تجکو دی — اور جسدن وہ گہڑی معلوم کی

کیتے ہین معلوم سی ہی نفخ صور — اسکو مہلت حق نی بخشی باالضرور

یعنی بیشک اسکو مہلت حق نی دی — تاکہ آوی وہ قیامت کہڑی

ذائقہ چہکی کا اوسدن موتکا — جب ہونگی کا پہلی نفخہ صورکا

شر سی اسکی تم بچو ایمومنان — بیکما دشمن تمہارا ہی عیان

پہر کہا ابلیس نی بار خدا — اسکو سبحان الذی ملی دیکہہ جا

قال ءاسجد لمن خلقت طينا

سجدہ آدم کو نہیں کرنا مجہی — ہی بنایا جسکو تونی خاک سی

قال ارءيتك

پہر کہا ابلیس نی ای کردگار — یہ وہی ہی شخص باعز و وقار

هذا الذي كرمت علي

سبب یہہ دی تونی بزرگی اب اسی — کیون بزرگی مجہہ دینا تہا تجہی

لئن اخرتن الى يوم القيمة

گر مجہی رکہی قیامت تک خدا — حسب دل میرا بر آوی مدعا

لاحتنكن ذريته

تا مین

وَعَدَهُمْ

اور دی وعدہ اونہیں باطل تو جا — وعدہ باطل خلاف و کذب کا
جون دیا وعدہ بقوم اشقیا — تمکو بخشا دینگی بت پیش خدا
اور نہ چھوڑ دیتم بتونکو ایکدم — تا ملی راجا کی گہر تمکو حلم
اور بو دنیا میں آنی کا مزا — دوزخ و جنت کہاں روز جزا
چلتی ہیں وعدہ پہ اوسکی مشرکان — کہتی ہیں مرکی ہمیں جینا کہاں
اور کرتی ہیں وہ انکار بہشت — منکر دوزخ بہی ہیں وہ بد سرشت

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

اور نہیں دیتا مگر وعدہ دروغ — جز مکر و حیلہ شیطان بیفروغ
یعنی دکہلاتا ہی وہ خانہ خراب — مشرکونکو راہ بد عین صواب

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

اور نہیں اون خاص بندونپر میری — دسترس تیرا کہ گمراہ کرسکی

وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا

اور کافی ہی خدا ذو الکرام — خاص اپنی بندونکا حافظ مدام
یعنی کافی ہی خدا اپنی دو جہان — مومنونکا نگہبان روز و شبان

ترجمہ حدیث شریف

تابع ابلیس ہیں بیشک یہ سب | اصلی اونپر ہو اقہر و غضب
کہتی ہین جو ہی منافق بیکمان | دل ہیں اونکا موافق با زبان
اور کہا حق نی تو کر اونسی فریب | تا دغا کہاوین ہو زیادہ نا

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

اور بلا تو مکر سی اونکو یہان | یعنی دی جنبش تو انکو بیکمان

بِصَوْتِكَ

ساتہہ تو آواز کی اپنی بولا | تا بنی آدم سی ہو بیر و شرا

وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

اور اونسی کر ہوائی آشکار | یعنی تو ان سر پیادہ سوار
یعنی اونپر کر معین تو سوار | اور پیادونکی بہی ہووی بکقطار
تا کرین گمراہ دیوان لعین | یعنی فرزندان آدم کی ہمین

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

اور شریک ہو مال مین اونکی تو جا | تا کہ لیوین سود اور کہیلین جوا
یعنی دیوین مال کو بیجا اوٹہا | جانب فسق و قمار و ہم زنا

وَالْاَوْلَادِ

اور شریک اولاد مین اونکی تو ہو | تا زنا سی لاوین اوس اولاد کو

وعد

کلمۂ تمجید سُبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ
اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اجر دیتا ہی اوسی رب کریم — لی زمین ہفتم سی تا عرش عظیم
چاہئی مومن کو ورد اسکا مدام — وہ پڑھی بعد از نماز صبح و شام
جو ہی ہو منہہ کرکی طرف کعبہ کی جو — بیٹھی حاجت کی لئی بیٹھا ہے تو
اور اوسی کعبہ کا کر آوی خیال — او سطرف پہیری ہو منہہ جانب شمال
بخش دیتا ہی گنہ اوسکی الٰہ — گرچہ ہی اوسنی کئی شام و پگاہ
یا الٰہی از رہ لطف و کرم — اور طفیل سید خیر الامم
بخش سب میری گنہ پروردگار — مین ہون تیری فضل کا امیدوار
جب تلک باقی ہو میری زندگی — مین کرون تیری خدایا بندگی

فصل ہشتم در بیان تکبیر اولی

آٹھوین نیت کی بعد ای نیکخو — فرض ہی تکبیر تحریمہ کہو
یعنی کہہ اللہ اکبر ای اخی — کیسی ہین تکبیر اولی ہی یہی
ہی کتابون مین لکھا ای مرد دین — نام اس تکبیر کی کیتی ہین تین
سن تو اول اسم اسکی رکھ کی کان — افتتاح و اولی و تحریمہ جان

نقل کرتے ہیں محدث معتبر
کہتے تھے اصحابوں سے شاہ جہان
پہلے تو کارد کی ہو کوئی ہلاک
تیسرے یا جو شخص ہو طاہر فقیر
جو ہے بی توبہ کی رب بخشے گناہ
سنکے اصحابوں نے حضرت سے کہا
یہ بتا ہمکو امیر مقتدا
پھر یہ فرمانے لگے خیر الانام
چاہے ہے او سو وقت ابلیس لعین
یعنی غافل ہو وہ از ذکر خدا
گر پڑھا لاحول کو او نے بدل
ہوتا ہے لاحول سے شیطان ہلاک
دوسرے جسکو وضو کی ہووے تاک
جو پڑھے ہے اسم خدا با صدق خاک
تیسرے وہ شخص ہے درویش جو
گر پڑھے ہے تمجید کلمہ ایکبار

یہ بخاری میں لکھا ہے سر بسر
چار چیزیں جانتے ہو تم بیان
دوسرے لیے آب ہو وہ شخص پاک
اور وہ لی مال ہو جاوے امیر
گھر جو ہوں اوسنے کئی شام و پگاہ
ہم ہتھیں اس سے خبر یا مصطفی
کون چیزیں ایسی ہیں کی طیبا
ذکر حق بندہ کرے جو صبح و شام
دون بھولا ذکر خدا اوسکے تئیں
لاتا ہے ذاکر کی دل میں وسوسا
پھر نہیں آتا ہے شیطان متصل
یہ خبر ہے اوسکے حق میں نادرست
پڑھے ہے سی تسمیہ کی ہوتا ہے پاک
پاک ہے پانی سی پہلے ہی کمان
ورد رکھے کلمہ تمجید سو
ہے خزانہ اوسنے بخشا بیشمار

ظلمہ

ره تو اپنی جا په ساکن اے سما
عفو ہی اگر اسکو پہیرے قضا

بیان نماز قضا

کہتے ہیں مردان دین اہل نیاز
گر بہت جسپر قضا ہووے نماز

پہلی دل ہی وہ کرے اپنے شمار
جی برس کی اوسکا دل پکڑے قرار

اوس برس تک وہ قضا پڑہے نماز
ہے یہہ حکم شرع اے مرد نیاز

کہتے ہیں دو طرح ہے نیت قضا
ماسوا اسکی نہیں ہرگز روا

کہہ جو پہلی میری ذمہ ہے مگر
یا جو ہے ذمہ میری نزدیک تر

پڑہتا ہوں بہر خدا الصد نیاز
جو قضا مجہسے ہوے پہلی نماز

نیت کی مینی یہ چار رکعت نماز فرض قضا ظہر کی پڑہتا ہوں جو پہلے میری ذمے ہے یا کہ جو نزدیک میرے ذمے ہے واسطے اللہ کے منہ طرف کعبے کی اللہ اکبر

جا ہے وہ جسوقت میں پڑہے قضا
تین وقتوں کی سوا جایز کیا

پہلے بعد از فجر اے دانا اگر
ہے قضا مکروہ پڑہنا سر بسر

کہتے ہیں جس وقت نکلے آفتاب
پڑہنا قضا جایز ہے نہ دیکہ و شتاب

دوسرے جب تک کہ نکلے ہووے دوپہر
منع ہے پڑہنا قضا اوس وقت پر

اور روا ہے پڑہنا قضا بعد از زوال
عصر تک جایز ہے ای نیک خصال

افتتاح اسکو اسیطرح اسکو کہا — اس اسی کہولتی ہی نماز ای خدا
دوسری کہتی ہیں اوسکی گوش کر — کیونکہ تکبیر دون سی ہی یہ بیشتر
جیسے ہی بعد اسکے تکبیر رکوع — اور ہی تکبیر اولی ای اچہا
تیسری کہتی ہیں تحریمہ اسی — عالموں نے اسکے معنی یون لکہی
یعنی اسی سب کیا اندر نماز — کہانا اور پینا حرام ای بانیاز

التکبیر الاولی افضل الدنیا وما فیہا

کہتی ہی ایکدن حبیب پاک جان — افضل الدنیا ہی اولی بیگمان
یعنی دنیا میں ہی جتنا مال و زر — دو اوسی گر راہ حق میں سربسر
زیادہ ہی دینی سی اوسکا ثواب — اوسکا ہوگا حشر میں آسان حساب
اور فرماتی ہیں ختم الانبیا — ہوتی ہیں جب فرض تو سنت قضا
روتی ہیں دونوں زمین و آسمان — بلکہ عرش و کرسی و قدوسیان
عرض کرتا ہی فلک بار خدا — حکم ہووی گر پڑون میں اوسپہ جا
امر حق آتا ہی ای چرخ بریں — خاص بندہ ہی یہ میرا اہل دین
شاید آوی بار اور توبہ کری — پہر نہ یا توکوئی عصیان میں دہری
یعنی اب توبہ کری اور آوی باز — جو قضا اس سی ہوی پہر یہ نماز

چارمی ہی فرض یہ رکن سجود   یاد رکہہ اسکو توای عبد ودود

فصل شانزدہم دربیان فعل واحد

پانچوین رکہہ فعل واحد پر نظر   تا بخشن بخشے خدای دادگر

فصل چہاردہم دربیان قاعدہ اخیرے

اور چہٹی ہی قعدہ آخر بیگمان   ہی اسی پر اتفاق عالمان

فصل پانزدہم دربیان بیرون آمدن بعد از نماز

ساتوین خود قصد سے توڑن نماز   فعل سے آوی وہ بیرون از نماز

کہتے ہین یون عالمان باناز   فعل واحد ایک ہے اندر نماز

قعدہ آخر ہے بقول عالمان   یعنی ہی یہ فعل واحد بیگمان

اور ہی فعل مکرر سن سجود   ہینگی ہر رکعت مین دو بار ای ودود

روایت

ایک نے عالم سے پوچہا یہ کلام   فرض ہے ہر رکعت مین دو سجدے مدام

سن یہ کیا حکمت بتا تو تینوا   تا کہ حاصل ہووی میرا مدعا

یون کہا عالم نے اوسکے در جواب   مسئلہ ہی معتبر اندر کتاب

جبکہ سجدہ حق نے آدم کو کیا   حکم سجدے کا فرشتون کو دیا

تیسرے مکہ وہ ہی وقت غروب — بعد مغرب پڑھے قضا جائے خوب

اور ہووی سیاہ جا ہی بادل جبکے گر — حکم ہی مفتی کا او سنبیر سر بسر

وہ وضو ہر وقت پر تازہ کرے — پڑھے کی وقتی کو قضا جاہی پڑھے

کہتے ہیں سوتا ہی جب خارج وہ وقت — پھر نہیں رہتا وضو اسکا نیک بخت

آٹھ سنت طوں کا اگر کیجے بیان — تا قیامت تک ایسے پایان کیا ن

کیونکہ ہی یہ حکم خلاق جہان — شرح کی اسکی کسے تاب و توان

ای محمد لکھہ تو اب اجمال رکن — جو خلاصہ میں لکھا ہے حال رکن

سات کہتا رکن ہیں اندر نماز — جس سے ہوتی ہی نماز بانیاز

فصل نہم دربیان قیام

رکن اول ہی قیام ای باخدا — دست بستہ قبلہ رو ہوکے کھڑا

فصل دہم دربیان قرات

دوسرے قرآن پڑھے اندر نماز — تین آیت چھوٹی یا آیت دراز

فصل یازدہم دربیان رکوع

تیسرے لاوی بجا یعنی رکوع — گوش دل سے سن اسی ہوکر رجوع

فصل دوازدہم دربیان سجود

چاری

روح اسکی بس میری آئی ہی پاس
چھوڑکر اپنا تن خاکی لباس

اور طاعت مین بہی تن مشغول ہے
اسکا سجدہ یہ مجہی مقبول ہے

کہتی ہین لیکن محدث ای اخی
نیند اوسکو خود بخود آوی چلی

اور وہ سجدہ مین سوجاوی تمام
جسطرح سو جاتی تہی خیر الانام

ہی وضو جایز نماز اوسکی صحیح
عالمونکا اوس پر ہی فتوی صریح

ترجمہ حدیث شریف

ہی بخاری سی روایت معتبر
کہتی ہی ایکدن نبی خیر البشر

حق لی ارواحونکو جب پیدا کیا
اونکی اوپر حکم سجدونکا ہوا

جو کہ لایا امر خالق کا بجا
اور دو سجدی کئی اوسنی ادا

ہی بلا شبہہ وہ مومن اہل دین
تا ابد اوسکو ذرا الغرض بس نہین

اور نہ دو سجدی کئی جسنے اگر
واسطے اوسکی ہی بس نار سقر

ہوگا پیدا اسکو نسے بیگمان
اور مریگا کفر مین کافر عیان

اور کیا ہی جسنی سجدہ اولین
وہ مریگا ہوکی مشرک بالیقین

یعنی پیدا ہوگا مومن وہ بشر
اور مریگا ہوکی کافر بی بصر

اور سجدہ آخری جسنی کیا
پہلی کافر ہوگا وہ دنیا مین آ

اور مریگا ہوکی مومن بیگمان
یعنی جنت مین رہیگا جاودان

ایک سجدے کو ہوا ایسا حکم رب
سن فرشتوں نے کیا با صد ادب

جبکہ سجدے سے اوٹھایا اپنا سر
دیکھہ کر ابلیس کو وہ سر بسر

یعنی جو ابلیس کو دیکھا کھڑا
طوق لعنت کا ہے گلو مین پڑا

ایک سجدہ حکم سے لائے بجا
دوسرا ہے شکر کا سجدہ کیا

یا کیا یہ سجدہ از خوف جلیل
تا نہ ہووین مثل شیطان ہم ذلیل

یا یہ سجدہ شکر حق ہے آخری
جسنے سجدے کی ہمیں توفیق دی

اس لئے سجدہ کیا ہے دوسرا
یعنی امر حق ہوا ہم سے ادا

متفق اسپر ہیں سب اہل اصول
دو تو سجدونکو کیا حق نے قبول

وہ جو دو سجدے ہوے ہیں مقبول رب
فرض ہر رکعت میں ہینگے اس سبب

ترجمہ حدیث شریف

اور بخاری میں لکھا ہے سر بسر
ایکدن فرمایا ہے خیر البشر

اپنے اصحابوں سے حضرت نے کہا
کہ کوئی سجدے میں بہجو دسو گیا

بہیجتا ہے اوسپہ حق رحمت تمام
اور فرشتوں سے یہ کہتا ہے کلام

دیکھو بندے کو میرے تم ملکی سب
بہجو دے میں سجدے یہ کرتا ہے اب

داخل ہوا میں نماز میں بھی اس امام کی اللہ اکبر

فصل شانزدہم در بیان واجبات نماز

کہتے ہیں یوں عالمان ذی مقام　　جو وہ واجب ہیں نماز میں تمام

پڑھ تو اول سورہ الحمد کو　　تا ادا واجب ہو با قلب نیکو

دوسری الحمد سے سورت ملا　　پہلے دو رکعت میں ایمرد خدا

تیسری مغرب و خفتن پڑھ بلند　　اور نماز فجر بھی ای ہوشمند

چوتھی ظہر و عصر آہستہ پڑھو　　پانچویں ہے قعدہ اولی تم سنو

اور چھٹی قعدہ میں ای والا مقام　　پڑھ تو التحیات کو دل سے تمام

ساتویں آخر کی قعدہ میں ہے ایک　　کہتے ہیں تشہد کو ای مرد نیک

آٹھویں تعدیل ارکان بالضرور　　کر ادا دل سے اسے ای باشعور

کہتے ہیں تعدیل اوسکو عالمان　　جو نماز اندر ہو عادل بیگمان

یعنی اس تعدیل میں عادل رہو　　سجدہ کر کے وقفہ سے سجدہ کرو

تا تمہارا تن ذرا ایکگھڑی قرار　　ہے یہی تعدیل ارکان ہوشدار

ترجمہ حدیث شریف

کوشش رکھو فرماتے ہیں خیر الورا　　بدترین وہ دزد ہیں از دزد ہا

یون ہوا جسوقت فرمان رسول — ہو گئی خاطر صحابہ کی ملول
بوحنیفہ سی روایت ہی صحیح — دیکھ لی مسند مین لکھی ہی صریح
عرض کی سب نی کہ یا خیر البشر — ہمکو اس احوال سی دو تم خبر
یعنی ظاہر اب ہو ہمکو یقین — جنتی ہین یہ مومنان پاک دین
سجدہ اول کا کیا سب نی وہان — لائی ہین ایمان جو با تصدیق جان
اب بتا ہمکو امیر مقتدا — سجدہ آخر کی یہان کچھ ہی قضا
یعنی دی ہمکو خبر یا مصطفی — جس سی سجدہ آخری ہووی ادا
ہو گئی خاموش سن خیر الوری — بعد ساعت کی صحابہ سی کہا
آوی جو مسجد کو کہ ہی با نیاز — اور جماعت کو وہ دیکھی در نماز
ہووی سجدہ آخری مین گر امام — مدعا اوسکا ہی ہو حاصل تمام
جلد سجدہ آخری مین ہو شریک — مہربان اوس پر ہی واحد لا شریک
یعنی سجدہ آخری لاوی بجا — ہیگا اس سجدہ سی وہ سجدہ ادا
یہ نہین سجدہ ہی محسوب نماز — ہی عیوض اوس سجدہ کا ای با نیاز
اور نیت اسطرح باندہی بشر — تا کہ سجدہ آخری پاوی مگر
یعنی مین داخل ہوا اندر نماز — سمجہی اسکی یہ جو پڑہتا ہی نماز

داخل

اور قراءت کو پڑہی پیش از رکوع — بعد اسکی سجدہ ہی ای باخشوع
ہی یہی ترتیب بیشک بر ملا — سجدہ کہہ کر تو سجدہ دوسرا
اور کری سجدہ اگر پہلی کوئی — بعد اوسکی پہر رکوع کو ای اخی
یا کری سجدہ بیک رکعت جا — اور کری یا دو یہ ہیں یک سجدہ ادا
پہر کری بعد اوسکی آخر کو قیام — وہ نماز اوسکی ہی کہتے ای امام
کہتے ہیں مردان دین ای پاکباز — ہی ادا اوس سی یہ نے واجب نماز
اور دہم خود دوسری ہی واجب مگر — اسکو پڑہ بعد از ثنا تو بسر
گیارویں واجب ہی تکبیر قنوت — بارویں کہتے ہیں واجب ہے قنوت
تیرہوین عیدین کی واجب نماز — بارس لیکن تکبیر سی ای پاکباز
چودہوین جب پڑہ کی سو فارغ تمام — داہنی بائیں کہو لفظ سلام
کہتے ہیں عالم کہ واجب ہی سلام — فرض بعضی کہتی ہیں ای نیکنام
بعضی واجب کہتی ہیں دہنی طرف — اور سنت کہتی ہیں بائیں طرف
ہی مگر واجب یہ نزد حنفیان — کہتے ہیں دو نو طرف ایمہہ بان
جس سی سہو ویا ترک کر لفظ سلام — اور یہ سجدہ سہو آتا ہی تمام
ای محمد پڑہ تو پہر حق نماز — مسالہ واجب کی بقصد تجبیر و نیاز
بہول کر تجہسی ہو گر واجب قضا — بدلی اوسکی کر تو سجدہ سہو کا

جو کہ چوری کرتی ہیں اندر نماز — دزد جانو اونکو تم ای اہل راز

سینکے یاروں نی کہا ای بانیاز — کرتی ہیں کسطرح چوری در نماز

جب یہ فرمانی لگی خیر البشر — جسنی دو سجدہ کیئی پی ہم اگر

یعنی قعدہ پیر نہ ٹہرا ایک ذرا — چار او نکل سر اوٹہا سجدہ کیا

سمجہو اوسکو دزد ہی دزد کلان — کی نماز اوسینے یہ اپنی رائگان

لکہتی ہیں اہل خبر ای جانمن — ہی یہ ارشاد رسول ذو المنن

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا اُبقِیَ فِی النَّارِ ثَمَانِیْنَ حُقبًا

اوسکے حق میں کہتے ہیں خیر الورا — جسنی کی قصداً نماز اپنی قضا

دیویگا اوسکو خدای دو جہان — اسی حقبی اگ میں روز نشان

ایک حقبی کی ہوئی اسی برس — مثل سال دینوی ای ہمنفس

اور اسی حقبی کا کرتو شمار — سال ہوتی چار سو اور چہ ہزار

اب سنی جسنی قضا کی ایک نماز — اتنی غوطی اوسکو دیگا بی نیاز

اور نوین ترتیب ہے واجب مکر — رکہہ تو اوسکو دہیا میں اور گوش کر

کہتی ہیں ترتیب اوسکو نعام — باندہ کر نیت بجالاوی قیام

اول ام الکت

دوسری ہاتھونکو باندہی زیر ناف بائیں پر دہنا رکہی السینہ صاف
اوررواہی سینہ پہ دست زنان یعنی باندہی ہاتہہ تیتی پر عیان
تیسری سجدیکی جارکہی نگاہ کچہہ ندیکہی کہتی ہین جز سجدہ گاہ
جوتہی پڑہہ سبحانک اللہ کو تمام پانچوین اعوذ کو ای نیکنام
اور بسم اللہ چہٹی کہہ بیگمان ساتوین آمین کو ای میرجان

بیان سنتہای رکوع

اور سنت سات ہین اندر رکوع کہتی ہین یون عالمان باخشوع
پہلی کہہ اللہ اکبر ای اخی ہی یہہ تکبیر رکوع سنت نبی
دوسری گہٹنو پہ رکہنا دونو ہاتہہ تا ادا ہووی رکوع سنت کے ساتہہ
اور جائز ہی یہ نزد حنفیان رکہو زانو پر کشادہ انگلیان
تیسری دیکہی رکوع مین پشت پا جوتہی ہی تسبیح ای مرد خدا
پانچوین بعد از رکوع قومی مین جا تو سمع اللہ کو کہتا ہوا
اور چہٹی سنت ہی کہنا ربنا مقتدی کو یاد رکہہ ای باخدا
ساتوین قومی مین کچہہ پکڑی قرار ہی یہ مسنون نبی ای ہوشیار

بیان سنتہای سجود

تا ادا ہووی تیری با واجب نماز — ہی یہ حکم شرع احمد بی نیاز

فصل ہفدہم در بیان سنت نماز

اور نماز اندر ہین سنت بر ملا — بیست و ہشت ای سالک راہ خدا

پہلی سنت سات ہین اندر قیام — یاد رکہہ لکہتا ہون مین اسکو تمام

جبکہ تو ہووی کہڑا اہر نماز — ہاتہہ اوٹہا تکبیر کو ای با نیاز

کہتی ہین لاؤ انگوٹہی تا بگوش — یعنی نرمہ گوش تک با عقل و ہوش

یہ اشارہ ہی یہ نزد عالمان — ترک کہو مینی کئی دونو جہان

اسلی رکہتا ہون مین کانون یہ ہاتہہ — چہوڑا مینی جز خدا دونو کا ساتہہ

دست دہنی سی ہی دنیا کی مراد — اور بائین سی ہی عقبی رکہہ تو یاد

یعنی دنیا سی اوٹہایا دست راست — آخرت سی دست چپ بی کم و کاست

اب طرف خالق کی اپنی مین پہرا — اور بکلی رو کیا سوی خدا .

روایت

کہتی ہین دنیا کا جو طالب ہی کر — نام اوسکا ہی مخنث سر بسر

اور جو طالب ہی عقبی کا مدام — عالمون نی زن رکہا ہی اوسکا نام

طالب مولی ہی ہی مرد با وفا — چاہتا ہی کچہہ نہین رب کی سوا

ای محمد حق طالب رہ مدام — جز خدا مت رکہہ تو ان دونون سی کام

دولری

کہتی ہین ایکروز صالح نی کہا / توبہ کر یعنی گنہ سی باز آ
روز رہتا ہی گنہ کی تو کنی / دیکہی تیری وہان کیسی بنی
اسقدر مت کر گنہ ای خودپسند / دو جہان مین تو ہوگا سودمند
جانتا حق کو نہین فی النار گیا / مجرمونکو دیگا دوزخ مین جلا
کچہہ نہین اوسپر چلیگا بس دست / اوس عذاب سخت سی جو ہی کرخت
مین تجہی تحقیق دیتا ہون خبر / واسطی فاسق کی ہی یار اسقدر
سنکی فاسق عجب کولا یا بجا / اور نہ ہی کچہہ اوسمین خود بینی ذرا
چشم نم ہوکر کہا ای نیکنام / توبہ میہی گناہونسی تمام
دیجیا رہائی اب مجہی میرا خدا / اور گناہونسی رکہی مجہکو جدا
میری حالت پر کری اپنا کرم / وہ تو ہی غفار ایوالا ہمم
سن سخن صالح ہوا اوسکا خموش / لیک دلمین اپنی وہ کہتا تہا جوش
کچہہ دنونکی بعد دیکہا پہر ملا / فسق مین فاسق کو صالح نی پہنسا
ترش رو ہوکر کہا ای بیحیا / پہر وہی یہ کام تو کرنی لگا
جسن پہلی سی تو نی کی توبہ تمام / اوس بدی سی پہر کیا آخر کو کام
ہی قسم مجہکو خدا کی ای جوان / حق تجہی جنت نہ بخشیگا وہان

اور سنت سات ہین اندر سجود — کو ہٹن رکہہ فرمائی ہین اہل کشود
پہلی سنت جانو تم تکبیر کو — یہ برای سجدہ کہتی ہین کہو
دوسری پنجی رکہو بہر سجود — اور کلائی پہوری استادہ نمود
تیسری دونو کفون کی درمیان — مونہہ کو سجدی کی لئی رکہو نہان
چوتہی رکہو سوئی کعبہ انگلیان — پانچوین تسبیح پڑہنا ان بیگمان
اور چہٹی فارغ ہو جب سجدہ سی گر — دوسری سجدی کو جاؤ بیٹہہ کر
ساتوین ہمین دیکہو ناک کو — تا غم عقبی سی تم بیباک ہو
دیکہنا ان سجدہ مین یہی ہی ضرور — رکہہ تو اپنی چشم خود بینی سی دور

ترجمہ حدیث شریف کہ در مشکوۃ مسند ابو حنیفہ مذکور است

نقل سن ایک مجہسی ای مرد گزین — تا نہ آوی تجہکو خود بینی کہین
یہ روایت کرتی ہین راوی بیان — تہی بنی یعقوب مین ایک دو جوان
اوہمین تہی باہم محبت آشکار — ایک فاسق ایک تہا پرہیزگار
کہتی ہین الفت مین دونو یک تہی — ہم نوالہ ہم پیالہ ایک تہی
لیک تہا فاسق نہایت بد عمل — تہا ولیکن دوسرا اپنکو عمل
یعنی تہا فاسق گناہونسی عیان — تہا خود بین دوسرا لیکن نہان

کہتی ہین

کہتی ہیں یوں عالمان خوشخصال — باتین جیبرونسی ہی ایمان کو زوال
قول بد فعل بد و بد اعتقاد — کرتی ہی ایمان مومن کو برباد
لیک اتنک جایز ہی جایز قول بد — اس سخن کی مجہکو پہونچی ہی سند
جس جگہہ پر ڈر ہو دشمن کا تمام — اور اس جگہہ کر مونہ سی بد نکلی کلام
اور اگر نکلی نہو طاقت او سیے — عالموں نی جب لکہا جایز او سیے
لیک دلمین نیک ہووی اعتقاد — گو زبان سی اوسکی ہو ظاہر فساد
کہتے ہیں یوں عالمان ذی عقول — ہی وہ مؤمن نزد اللہ و رسول
مانگ متو ظالم کی شر سی الحذر — قعدہ کی سنت کو لکہہ اب سر بسر
یعنی جو قعدی میں ہیں سنت تمام — کر تو ظاہر اونکو پیش خاص و عام

بیان سنتہای قعدہ

کہتے ہیں قعدہ میں سب سنت ہیں سات — متفق ہیں عالمان ذی صفات
بیٹہی اول بائیں پیر پر ملا — دوسری پاؤں کا تلوا سو کہڑا
اور سرین پر عورتیں بیٹہیں مگر — ہی یہ اونپر حکم ای نیکو سیر
تیسری یا رانوں پہ رکہو دونو ہاتہہ — ہی یہ سنت ای اخی نا تو نکی ساتہہ
چوتہی ہوویں سوی کعبہ اونگلیاں — پانچوین دل کی طرف ایمہ بان

یعنی پیچھے حشر کے اب بد سرشت — تو بندگی کا لیہی روی بہشت
کہتے ہیں بعد اس شخص کی چند سال — دو نو شخصو نکا ہوا آخر وصال
لی گئی ارواح کو اونکی ملک — با تجمل پیش خالق عرش تک
عرض کی حق سے فرشتوں نے وہان — ہیں یہ تیری دو نو حاضر بندگان
حکم ہووی جو ترا رب کریم — ہم بجالاوی یہ بس ہیں مستقیم
حق میں فاسق کی ہوا امر اسقدر — اسکو دو عزت سے تم جنت میں گھر
یعنی اسکو داخل جنت کرو — اور سخص صالح سے تم اتنا کہو
کہتا تہا تو روز فاسق ہے یہی — حق تجھے جنت نہ بخشیگا کبھی
ہو تو اب اس شخص کا مانع تمام — دیکہیں تجکو روک تو اسکا مقام
ہم نے بخشا اسکو اب باغ بہشت — تا ہمیشہ خوش رہے نیکو سرشت
اور کیا مسکن ترا نار سقر — رہ تو اس آتش میں جلتا سر بسر
تو فقط قہار جانے تہا مجہے — اس لیے دوزخ میں ڈالا ہے تجھے
یعنی تو جانے نہ تہا مجکو رحیم — جانتا تہا وہ مجہے رب کریم
مومنوں کی بخش دیتے ہیں گناہ — لاکہ او نہوں نے کر گئے شام و پگاہ
لیک دلمیں نیک ہو یا اعتقاد — شرم آوے جب کہ ہو اوسکو یاد

روایت

چوت بنی فرمائی ہین ای نور عین   رکہو تم پاپوش اپنی تحت عین

النعلین تحت العین

کیونکہ ہی پاپوش ایکضرب کلان   اس ہی بحث اہی سر موزی کیہان
ساتوین موزی ہی یعنی چہپکلی   اسکو بہی پاپوش سیے مل ای اخی
آٹہوین کلمی ہو سگ کے تبر ملا   اور نوین ہی قتل جایز سانپ کا
لیک گہہ ہو نہ اپنا کعبی کو عیان   جب روا ہی قتل موزی بیگمان

ترجمہ حدیث شریف

نقل کرتی ہین یہ ارباب سیر   پڑہتی تہی حضرت نماز بیخطر
آگ سی شیطان لی لکڑی چلا   سامنی خیر البشر کے لیگیا
دیکہکر اوس آگ کو خیر الامم   ہٹ گئی کہتی ہین پیچہی دو قدم
اور کیا حضرت نے دست اپنا دراز   تاکہ آوی ہاتہہ مین وہ حیلہ ساز
پہر لیا ہی ہاتہہ کو جلدی ہٹا   اور ہوئی مشغول بر امر خدا
جب نماز فرض سی فارغ ہوئے   پوچہنی اصحاب حضرت سی لگی
کیا ہوا تہا آپ کو خیر البشر   جو ہٹی پیچہی یکایک سر بسر
دیجئی ہمکو مفصل یہہ بتا   پیچہی ہٹنی کا سبب یا مصطفی

اور چھٹی بھیجو نبی پر تم درود ساتوین مانگو دعا بعد از درود

اللهم اغفر لي ولوالدي واغفر لجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات برحمتك يا ارحم الراحمين

فصل سیزدهم در بیان مباح

اور نماز اندر مباح اے باخدا قتل نو چیزونکا کرنا ہے روا

اس خبر سے عالمون نے ہے اخی قتل موذی کی اجازت ہمکو دی

اقتلوا المؤذيات قبل الاذى

کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا قتل موذی قبل ایذا ہے روا

اس سے یہ ثابت ہے نزد عالمان مار اوس شی کو جو ہو ایذا رسان

یعنے ایذا سے تو پہلے قتل کر جب مصلی پر پڑے آوین مگر

کہٹمل و مچہر و پسو اور جوان مل انہین جتنے سے ای نیکو جوان

پانچوین بچھو چھٹے زنبور کو مار داو نیز حکم ہے یا یونش کو

کہتے ہین بچھو یہ ہے لعن خدا قتل کرنا اوسکا ہر جا ہے روا

گرچہ ہوے حج میں غیرا اندر نماز مل اسے جوتی سے یا دست دراز

ہون ریز

جب منع کی فرمان حق کی پیرو دیے   حق لمی اوسکو بس نکالا اوسکو طے

فصل الف زدہم در بیان فاسد نماز

اے محمد رہو تو اون چیزوں سے یار   یعنے وہ چیزیں کہ توڑیں ہیں نماز

کہتے ہیں فاسد ہیں سب یہ جتنی چیز   یاد رکھ یہ لکھا ہو نمن اے باتمیز

جو کہ کیا اپنے آپ سے اے بانیاز   اس سے فاسد ہوتی ہے اوسکی نماز

لیک ہے جائز اوسے گر ہو امام   بند اوس سے ہوئی قرات جب تمام

ہے روا اوس شخص کو اے باخدا   ایک باری وہ گنہگاری سر ملا

دوسری گر چھینک کا دیوے جواب   ٹوٹ جاتی ہے نماز اے کامیاب

تیسری رووے مصیبت سے اگر   ہے یہ رونا اوسکا فاسد سر بسر

جو ہی گر مانگی دعا اندر صلوات   مانگتی ہیں جیسے بیروں صلوات

یعنی دے مجھکو الٰہی ملک و مال   یا وہ زن دے ہووے جو صاحب جمال

یہ دعا جائز نہیں نزد شافعے   اعظمی کہتے ہیں فاسد واقعے

ہیں دلیلیں حنفیوں کی معتبر   کہتے ہیں ممکن ہے دے جا ہے بشر

وہ طلب حق سے روا ہے نیکبخت   مانگ اوسکو ہووے جو السنانیہ سخت

کر دعا اسطرح مانگی آشکار   بخش مجھکو اے میرے پروردگار

اسی دعا کو کہتے ہیں حنفی روا   مانگ حق سے اپنی اے مرد خدا

سنکے فرمانی لگی خیر الورا — تہا یہ ابلیس لعین کا شعبدا
یعنی لایا تہا وہ ایک لکڑی جلا — اس سبب سے دو قدم مین ہٹ گیا
اور دیا تہا ہاتہ جو مینی بڑہا — پکڑ اتہا ابلیس کو پہر سزا
تا حوالی لڑکون کی کر دون اسے — پا بندہا در پر مدینی کی رہے
لیک یاد آئی سلیمان کی دعا — واسطے اوسکی کیا اسکو رہا
تہی یہ میری کی دعا ہووی نہ رد — اسلئے مینی نہ کی پہر اوسکی کد
گوش رکہ یہ حضرت سلیمانکی دعا — کہتی ہین مردان دین اہل خدا
یہ دعا کی تہی نبی نی آشکار — جو تصرف مین میری پروردگار
ہی دیا تو نی خدائی دو جہان — ملک و مال و تخت شاہی سلیمان
اور کیئی تابع میری جن و بشر — رہتی ہین طاعت مین وہ شام و سحر
بعد میری یا کریم ذوالجلال — ایسا مت دینا کسی کو ملک و مال
اور نکر تابع کسی کی جنیان — گر کریگا تو وہ ہونگی سرکشان
اور نہین کرنی کی پہر فرمانبری — یعنی تجہ سے وہ کرینگی سرکشی
کہتی ہین ابلیس سے ہر جنیان — لیگئی تہی پر فلک قدوسیان
وہان عبادت حق کی وہ لایا بجا — جن تہا لیکن خاص بندہ ہو گیا

جب نبی

دوسرے ہیں ضحک ہے ہانسے کا نام
ہے نماز اس سے فقط فاسد تمام

ضحک اوسکو کہتے ہیں اہل صفات
جو ہنسے وہ خود سنے اندر صلوات

اور ہنسے اوسکی سنے گر دوسرا
ہے یہی بس نزد عالم فقہا

تیسری خندہ تبسم ہے صریح
مسکرانا جسکو کہتے ہیں فصیح

اس تبسم سے اگر کوئی ہنسے
ہیں طہارت اور نماز اوسکے رہے

بارویں جو ہو کھڑا آگے امام
ہے نماز اوس شخص کی فاسد تمام

تیرویں فرماتے ہیں اہل اصول
جاوے قرات میں اگر آیت کو بہول

اور اوسے گر غیر دے آکے بتا
ہے یہ فاسد لے جو لقمہ غیر کا

اور باہم اسپہ ہیں عالم سبھی
دے اگر جائز ہے لقمہ مقتدی

چودہویں فاسد ہے اے مرد خدا
ستر عورت ہو چہارم گر کھلا

اور کھولے زن کا چہارم عضو گر
یعنے جیسے کان ہے یا موئے سر

یا کھولے پانو کی پنڈلی یا شکم
کہتے ہیں فاسد اسے عالی ہمم

اور یہی زن اگر کپڑا اٹھائیں
ہے نماز اوس زن کی فاسد بالیقیں

متفق ہیں سب محدث اے اخی
کہتے ہیں فرماتے ہیں حضرت نبی

لِنساءٌ کاسِیاتٌ عادِیاتٌ مائلاتٌ مُمیلاتٌ ۱

کیونکہ یہ طاقت نہیں رکھتا بشر جسکو چاہیں بخشیں جنت سر بسر
یہ اوسیکا کام ہی بخشش عطا جسنی مشت خاک سی آدم کیا
یعنی ہی اللہ بیشک مہربان مومنونکو بخشیگا باغ جنان
پانچوین مفسد سخن ای نیکنام گر کری قصداً اویا سہوا کلام
یہ صغری مین لکہا ہی سربسر گر نماز اندر کوئی دیوی خبر
ای گیا تہا جو شتر گہر سی نکل وہ ہوا داخل سنا ہی ہمنی کل
یعنی آیا گہر مین گم شتر جبان منتظر تہی جسکی اکثر مردمان
سنکی وہ بیساختہ ای باخدا گر کہی الحمد للہ بر ملا
یا پڑہی لاحول کو قصداً اگر کہتی ہین فاسد اسی ای دلبر
اور چہینکی گر خود کری جسکو سلام ساتوین دیوی جواب السلام
آٹہوین گر آہ نکلی ای جوان بیگمان فاسد ہی نیز از عالمان
اور نوین گر اوف کرین جو مرد و زن ٹوٹ جاتی ہی نماز ای جان من
دسوین اونہ مفسد ہی نیز از عالمان کہتی ہین جسکو گرنہا مردمان
گیارہوین کوئی ہنسی اندر نماز اس ہی رخصت ہی نماز ای بانیاز
یہ خلاصہ مین لکہا ای مرد دین ہی ہنسی دو ناہین وہ کہتا ہی یقین
قہقہہ اول ہنسی ای بانیاز اس سی جاتا ہی وضو ٹوٹی نماز

دوسری

یعنی کہ اوسی قضا ہوں شش نماز
اور پہر ہی گا وقت کی فاسد نماز

پہلے لازم ہی اوسی پہیرن قضا
بعد وقتی کو پڑہی وہ سب ملا

اور اگر ہو وقت تنگ بہر نماز
اوسپہ جائز وقتیہ ہی ای بانیاز

اور قضا جب بہت ہوں ای اخوان
اوس سی ہی ترتیب ساقط ای مسلمان

کہاوی جو اپنی بن اندر صلوٰت
اسکو فاسد کہتی ہیں نیکو صفات

گرچہ کہا نا خورد ہو مثل نخود
ہی یہ فاسد یعنی رکہتا ہی [illegible]

بیٹہ سوین پانی کا پینا ای اخوان
اسکو بہی کہتی ہیں فاسد عاقلان

بست و یک گر ترک ہو رکن نماز
ٹوٹ جاتی ہی نماز ای بانیاز

یا قیام و یا ہو قرات یا رکوع
قعدہ آخر اور سجدہ با خشوع

بست و دو گر رکن کہو جاوی تین بار
وہ نماز اوسکی ہی فاسد آشکار

اور فرماتی ہیں اکثر عالمان
رکن واحد میں کہو جاوی اگر عیان

بست و سیوم کہتی ہیں ای محترم
گر کہڑی ہوں مرد و زن صف میں ہم

اور اگر ہوں دوسری صف میں زنان
یہ نہیں فاسد ہی نزد عالمان

بست و چارم دیکہنا قرآن کا
کہتی ہیں فاسد ہی پڑہنا ناظرا

بست و پنجم جو پڑہی قرآن غلط
اوسپر قرآن بہیجی ہی لعن سقط

کہتی ہیں تبدیل ہوں معنی اگر
ہی یہ فاسد سر بسر ای ذی کسیر

عورتیں پہنی ہیں جو کپڑا مہین — ہووی والین ہین برہنہ بالیقین

مومنوں کو مثل دینی والیان — اور اونپر مثل کپری والیان

سنا یہ پیندروں کو کرتی ہیں رقم — جسکا سجدہ میں اوٹہیں دونو قدم

رکھہ تو ہنجونکو زمین پر استوار — تا نہ سجدہ بیسی اوٹہین وہ زینہار

اور کری جو سجدہ پر موٹہہ و مٹر — یا جو ہو ان کی سوا غلہ دگر

یعنی گر کاکن ہو یا ہو باجرا — یا عدس ہو یا ہو منڈوا پر ملا

یا جو ہو بسیار بینہ یا گیاہ — جو نماز ان پر پڑہیگا ہی تباہ

اور نخود گندم پہ ہی جائز نماز — گر ہو جا اس پہ پڑہہ ای بانیاز

سو لوین کعبی کو جسکا پشت ہو — بی سبب فاسد ہی ای مرد نکو

سفدہم گر جس سی ہو عمل کثیر — کہتی ہیں فاسد اسی پرناو پیر

ہی کثیر اوہ عمل ای ذی صفات — باندہی جو دستار کو اندر صلوات

یا جو باندہی بند جامہ سر بسر — یا اوتاری اپنا جامہ وہ بشر

یا کری دو ہاتہہ سی جس کام کو — ہی کثیر ایہ تو ای مرد نیکو

یا کری ایک ہاتہہ سی دشوار کام — کہتی ہیں یہ بی کثیر اسی تمام

ہجدہم فرماتی ہیں ای بانیاز — ہووی ذی ترتیب جو صاحب نماز

پہلی لازم

فصل بستم در بیان مکروہات نماز

کہتے ہیں یہ عالمان معتبر ایکدن فرماتے تھے خیر البشر

صلّوا کما رأیتمونی اُصلّی

بس پڑھو تم جیسے میں پڑھتا نما باحضور دل نماز با نیاز

امر ہے یہ خاص امت پر تمام پڑھتے ہیں جو فرض اور سنت مدام

اس خبر سے عالموں نے برملا کر دیا کامل سے ناقص کو جدا

کوشش کر کہ کہتے ہیں یوں بہر صلوات ہے گی مکروہ ایک سو اسی و سات

گر ہو باور تجھے اے خوش صفت گنی لی مکروہ یکصد و ہشتاد و ہفت

کہتے ہیں مکروہ سب جامے میں سنیں یاد رکھ لکھتا ہوں میں اب الیا سنیر

پہلے یہ مکروہ ہے ای بالخدا جامہ سرخ و زرد جو ہے رنگا

اور رنگنا عورتوں کو ہے روا سرخ و زرد و سبز کالا برملا

دوسرے مکروہ کہتے ہیں اسے عاریت جامہ جو لے کفار سے

تیسرے جامہ ہو گر مال حرام ہے یہ بس مکروہ تحریمہ تمام

چوتھے گر ہوں بند جامے کے کھلے کہتے ہیں مکروہ تنزیہہ اسے

ہاء ہوزسے پڑھیں گر حمد کو
جاوے ہاکا گرچہ مخرج ایک ہے
حاء حطی سے ہی حمد کسر یا
یا کہ اپنا آپ میں تشدید میم
یعنی مل جاوین اگر میم و الف
اور پڑھے جو سین سے والصیف کو
سین سے شمشیر کی معنی مراد
اور نصر اللہ پڑھے گر سین سے
صاد سے ہی نصر امداد خدا
یعنی فتح مکہ یا فتح دگر
سین سے ہے نسر یعنے سب کا نام
یا پڑھے گر طاء تو ابا کی جا
یا حطی طا سے گر تا سے پڑھے
اور فلق میں من ہیں جتنی بار
یا پڑھے گر صاد سے والناس کو
اور جتنی ناس میں ہیں سین جو

جاتی ہین معنی بدل ان ایک جو
فرق اینہین کہتے ہین معنی کا ہے
جھوٹی ہی سے عمم کی معنی برملا
وہ نماز اوسکے ہی فاسد ای ندیم
اس سبب فاسد ہے نیز از دگر
اوسکے ٹوٹی ہی نماز ای نیکخو
صاد سے کرتی کی معنے رکھہ تو یاد
اس سے جاتی ہی نماز ای سنگ ہے
ہم نبی کو دین کی نصرت برملا
ہم نبی کو فتح دینگی سر بسر
یا ہین معنے نسر گر کس کے تمام
وہ نماز اوسکی ہی فاسد برملا
بس نماز اپنی کو وہ فاسد کرن
گر پڑھے اوس طرح پر فاسد نماز
اس سے ہی ٹوٹی نماز ای نیکخو
صاد سے فاسد ہی پڑھنا جان لو

فصل

16 سولہویں اوس شخص کا ہووی لباس   رکہہ گیا ہو جو امانت جسکے پاس
اوسکے جامی سی پڑہیگا جو نماز   ہوگی ناقص وہ نماز ای پاسباز
17 ہفدہم جامہ جو راکر پہنی جو   بیگمان مکروہ ہی ای نیک خو
18 جامہ غصب اٹھارویں کہتی ہیں سب   چہینلی جو مومنون سی لی سب
اور پڑہی مکروہ ہی اوسپہ نماز   یاد رکہہ یہ مسئلہ ای بانیاز
19 کہتی ہیں انیسویں مکروہ ہی   باندہ ہووی جو نماز اوسی پڑہی
20 بیسویں جامہ کمینہ ہووی جو   جسکو کہتی ہیں گزی ای نیک خو
یعنی یہ مکروہ ہی بکلسہ نماز   جامہ گر ہو دوسرا با امتیاز
21 بست و یک جو ہووی چادر سر بسر   مثل زن مکروہ ہی ای خوش سیر
22 بست و دوم کہتی ہیں یہ عالمان   جو لبادا سر سی اوڑہی بیگمان
ہی روا اوسکو پہنی ای مرد دین   تا نہ لٹکیں آستیں سوی زمین
23 بست و سوم ہو بند تا مونہہ پر رومال   وقت پڑہنی کی نماز ای خوشخصال
24 بست و چارم گر گری دستار سر   ہی کریہ اوسکا اوٹہانا سربسر
25 بست و پنجم گوش رکہہ ای باخدا   ہووی گر دراج بنہ یا دستار کا
26 بست و ششم کہتی ہیں اہل سیر   بی سبب باندہی ہو جو کوئی کمر

پانچوین ہیر زرہو جامہ جسکا گر ۔ یعنی تا رونیسے کشیدہ سیر بسر

اور چھٹی جامہ ہو گر ریشم کا خالص ۔ اسکو ناقص کہتے ہین بالاختصاص

ساتوین پیچیدہ ہو گر آستین ۔ اسیکے بہی اکراہ ہین کہتے سب کہین

کہتے ہین ہشتم وہ ہی ناقص ازار ۔ جس سے جاوین ٹخنی چہپ اسکے سوار

اور رداہی عورتونکو ٹخنہ بند ۔ تا نہ ہو ٹخنی بدن کہ سی کچہہ گزند

اور نوین مکروہ ہی کپڑا مہین ۔ جس سے ظاہر ہووی تن امرد زن

دسوین ہی مکروہ جامہ بوٹہ دار ۔ یعنی جس سے ہووی زینت آشکار

گیارہوین جو شخص ہووی بی نماز ۔ اوسکے جامے سی بہی ہی ناقص نماز

گرچہ ہووی پاک دہویا نہ سر ۔ کہتے ہین اوسکے ستر پڑہ اید بسر

یعنی ہی وہ ستر پوش بی نماز ۔ اسلیے مکروہ ہی ای بانیاز

بارہوین جامہ جو ہووی گہر مین نو ۔ رکہہ دئی سی گر پورانی پہٹ ہو

تیرہوین ہووی کوئی جو ننگی سر ۔ کہتے ہین ناقص اسی اہل سیر

چودہوین مکروہ ہی ای محترم ۔ کر کہولا ہو جسکا سینہ اور شکم

ہی یہ پندرہوین ہی ناقص ای اخی ۔ یعنی ہو جامہ نصاری کا کوئی

١٦ سولہوین

تیسری ہیکو وہ ہی جای قمار — ہو رہی ہو جس جگہہ پر جیت ہار

جو ہی ہی جای خلوت گوشہ گیر — جس زمین کا ہووی جھگڑا اسیر

جب تلک فیصل ہووی ای جوان — ہی وہ جا مکروہ نزد عالمان

جای پنجم غضب کی ای با نثار — جو پرائی ہو اوسمین ہی ناقص نماز

غضب نزد عالمان وہ ہی زمین — لیوی ناحق جو مسلمانوں سے چھین

اور چھٹی وہ جا ہی نزد فقہا آن — ہو نجاست جس جگہہ کی آس پاس

ساتوین آتی ہو جس جا بوی بد — ہی نماز اوسجا ہیں ناقص سند

آٹھوین اوس نام سی ہی بارورا — جیسکا سنخ ہو نجاست وا نما

اور نوین جس جا ہو آتش شعلہ زن — روبرو سجدہ کی ای اخوان من

دسوین گر ہو شمع روشن یا چراغ — اوسکی سجدہ کی ای اہل دماغ

گیارہوین حمام کی جا پر نہیں — نا لگی وہ گہر ہی ابلیس لعین

بارہوین ہی جای بت خانہ تمام — بیش بت سجدہ کو کرنا ہی حرام

تیرہوین ناقص ہی جا خانہ [illegible] جا — جو وہ [illegible] بوجہ میں الا مرد خدا

۲۷ بست و ہفتم ہے سو فقط پہنی ازار / اور پہنو جامہ گلی میں زینہار
یا پہنو پاجامہ سر بسر / اور پہنی ہے وہ جامہ اگر
کہتے ہیں ناقص ہیں دونو برملا / ہے جیا پہنک الی اچھی تو ننگ لا
۲۸ بست و ہشتم ہے [illegible] ی مرد الا / یا ہیں سو وہی جیا دستار و کلاہ
رکھے کی وہ دستار ہی گر کلاہ / نزد عالم ہی یہہ ناقص خواہ مخواہ
۲۹ کہتے ہیں بست و نہم مکروہ کر / ہووی گر بازی کنان جامی سین جو
۳۰ تیسویں مکروہ ہی ای ہوشیار / گر گلی میں ہووی مصحف آشکار
اور گلی میں تم نہ ڈالو یہ سنو / کہتے ہیں تعویذ اور تسبیح کو

بیان مکروہات جای نماز

ای محمد اوس جگہہ سی رہ تو باز / جو جگہہ مکروہ ہی بہر نماز
کہتے ہیں اٹھہ تیس جا ہی عالمان / ناروا ہی مومنو پڑہنا وہان
پہلی ہی مکروہ مینخانہ کی جا / اسکو مفتی نی نہیں جائز کیا
دوسری وہ جا کہ رہ ای سنگدل / کافرونکی ہووی جیسی جا ملکت
لی اجازت اونکی پہر پڑہنا ناروا / کیونکہ ہیں یہ دشمن دین خدا
اور روا ہی وہ زمین ای خوش نہاد / جس زمین پر گر گئی مومن جہاد

تیسری

اور نہ ہووی گہر میں بہی صورت بنی
دیکہہ کر ہوتا ہی خوش دیو و پری

وہ نہیں مکروہ ای مرد خدا
یعنی ہو تصویر جسکا سر کٹا

اور نہ ہی مکروہ وہ تصویر درخت
اوس سی کچہہ مطلب نہیں ای نیکبخت

بست و ششم کہتی ہیں تلوار کو
سامہنی سجدہ کی رکہی اپنی جو

بعضی جائز کہتی ہیں ای سینہ صاف
نزد بعضوں کی ہی اسمیں اختلاف

کہتی ہیں شمشیر ہوونگی اگر
سامہنی سجدہ کی استادہ مگر

جب یہ ہی مکروہ ای شبہہ عیان
ہی وہ جائز میان میں گر نہان

بست و ہفتم ہووی جسجا شور و شین
کہتی ہیں مکروہ اوسی ای نور عین

بست و ہشتم ہووی تاریکی جہان
ہی وہ جا مکروہ نزد عالمان

بست و نہ گر ہو مصلا خوش نما
ہی نماز اوسپر ہی ناقص برملا

ملتفت ہونا مکروہ ہی ای ذی بصیر
گر پڑا ہی کعبی کی کوئی بام پر

ناقص سی ہی وہ علم با شمار
جو پڑا ہی مسجد کی غرفی میں نماز

ہو جہان سی وہ دو ہم بانگ خر
ہی وہ جا بیشک بری ای ہمنفس

سی و سیوم ہو جو حجی کی دکان
کہتی ہیں مکروہ وہ جا عالمان

ہی کہ یہ اوسجا پہ پڑہ دین نماز — شاہ رہ مین جو پڑہی ای با نیاز

کہتی ہین جایز ہی لیکن ایک جا — متصل ہو کہیت رستہ کے لگا

جب روا ہی راہ مین ایمر دین — لیک جایز کہیت پر ہرگز نہین

ہیولوین مکروہ ہی صحرا کی جا — بن بغیر از سترہ کی ای باخدا

کہتی ہین لکڑی ہو ایک گز نی بلند — گز تو استادہ اوسی ای ہوشمند

اور بعضون نی ہی اکثر یون لکہا — ایک گز کا ہووی سترہ پر ملا

خواہ صحرا ہو اگر یا ہووہ راہ — سترہ گر استادہ پیش سجدہ گاہ

پڑہ نماز فرض اوسجا بیخطر — کچہ نہین صحرا سی نقصان وضرر

ہفدہم وہ جا جہان باجا بجی — ہجدہم جس جگہ پر چلی چلی

نوزدہم مکروہ ہی ماتم کا گہر — بیستم ہی جسجا بندہین ہووین شتر

بست و یک وہ جا ہی ناقص بیگمان — کہتی ہین جسکو طویلہ مردمان

بست و دوم ہووین جسجی گوسپند — بست و سہ بیلو کی جا ای ہوشمند

بست و چارم کہتی ہین اہل سیر — سامنی سجدہ کی ہو حیوان اگر

بست و پنجم لکہتی ہین تصویر کو — سامنی مکروہ اگر سجدی کی ہو

کہتی ہین رکہو انگوٹہی بیگمان — یعنی بزمہ کوشش پیر انکو نہان

تیسری رکہی برابر ہو کہ ہاتہہ — مثل ان مکروہ ہی شہانہ کلی ساتہہ

چوتہی گر ہو دین کہ وہ انگلیان — ہاتہہ جاوین جیبکا نون کی وتان

ہی یہ جائز کہتی ہین سب حنفیان — رکہو اپنی حال پیر تم انگلیان

پانچوین الله کا جو ہی الف — اوسین الف پیر مد ہو اندر حرف

کہتی ہین مکروہ اوسکو عالمان — یعنی فاسد کہتی ہین اکثر بان

اور چھٹی اکبار کہو نہ بنیاد — یعنی اکبر اکر ہی ہوشیار

یعنی اکبار ہی جیسی غبان — اسم ہی شیطان رئیس فتنگان

ساتوین مکروہ ہی ای نیکخو — لی اوٹہائی باندہ لی جو ہاتہہ کو

بیان مکروہات قیام

کہتی ہین یون عالمان ذی مقام — پندرہ مکروہ ہین اندر قیام

پہلی پاؤنکو کری جو اپنی ضم — یعنی مل جاوین اگر دونو قدم

دوسری مکروہ ہی ای خوش سیر — رکہی جہ انونکو اپنی پاؤن پر

سیوم چارم ہی وہ جا مین صفات — جو کہ ہو جنبش میں ہنگام صلوات

یعنی جیسی چار پائی ہی تمام — آتی ہی جنبش میں انسان سی مدام

سیوم پنجم کہتی ہیں مردان راز — تنگ جا مکروہ ہی پرطہنا نماز

سیوم ششم وہ جگہہ مکروہ ہی — ہو جہان استنجا ای فرخندہ پی

سیوم ہفتم گوش رکہہ اب نیکخو — ہی یہ ناقص سامنی تربت جو ہو

سیوم ہشتم کہتی ہیں اہل یسار — جو پرطہیگا قبر کی اوپر نماز

ابن عباس اسکو مروی ہیں بیان — ہیں شخصوں پر ہی لعنت بیگمان

جو پرطہیگا قبر کی اوپر نماز — لعن اوسپر بہیجتا ہی کارساز

اور کری جو روشنی قبرون پہ جا — اوسپہ لعنت ہی خدا کی دائما

تیسری عورت جو جاوی قبر پر — اوسپہ ہو لعنت خدائی بحروبر

بیان مکروہات تکبیر

ای محمد بن یہ کہتی ہیں فقیہ — سات یعنی تکبیر الہی میں کریہ

اولین مکروہ ای مرد نکو — ہات اپنی آستین میں رکہی جو

دوسری پڑہ جاوین کم کانون تلہ — ہی یہ ناقص پر ملاتا ہو تو کی سما بہہ

کہتی ہیں

بیان مکروہات قرأت

سن تو قرأت کا بیان ای مرد رہ — کہتے ہیں مکروہ اسمیں نوزدہ

پہلی سورت جو پڑھی پیچھی کی گر — دوسری رکعت میں ہو بالا اگر

اور دویم مکروہ پڑھنا ایجوان — یعنے سورہ خورد پر سورہ کلان

تیسری کرنا مقرر سورہ ایک — کہتے ہیں مکروہ اسپی مردان نیک

اور نوافل میں ہی جائز بیگمان — چاہیے ایک سورہ پڑھیے روز و شبان

چوتھی یہ مکروہ ہی اے نیک صفات — نصف سورہ جو پڑھی اندر صلوٰۃ

پانچوین مکروہ نزد عاریان — ایک سورہ جو کہ چھوڑی درمیان

اور جائز اسکو سب کہتے ہیں بسر — چھوڑ دی سورت درمیان دو چار دس

اور چھٹی مکروہ ہی ای با خدا — حرف جو یک یک پڑھی کرکے جدا

ساتوین فرمائی ہیں نیکو صفات — جلد سورت جو پڑھی اندر صلوات

آٹھوین یہ ہی ہی ناقص بسر — جو پڑھی آیت کو آیت چھوڑ کر

اور نوین کہتے ہیں اسکو ہوشیار — جو کہ قرأت میں پڑھی آیہ دو بار

دسوین یہ مکروہ ہی ای با نیاز — چھوٹی آیۃ جو پڑھی اندر نماز

تیسری جو ہو کہڑا اپنجون کے بل — کہتے ہیں مکروہ اسکو سر محل

جو ہی دیوے زور جو نک پانو پر — اور اوٹہی کر بائی دو ہیم سر بسر

پانچوین کر فرق ہو قدمونکی جا — چار اونگلی سی زیادہ پر ملا

اور چہٹی مکروہ ہی السینہ صاف — ہاتہہ اپنی باندہی جو بالائی ناف

ساتوین مکروہ ہی گر ناف پر — ہاتہہ کو باندہی گا ابو الاکبر

ہی روا ہاتہونکا رکہنا زیر ناف — کہتی ہیں اسمیں نہیں کچہہ اختلاف

آٹہوین ناقص ہی ای یارنکو — دست چپ ہی پر رکہی اپنی جو

اور نوین ہاتہونکا لٹکانا عیان — کہتی ہیں مکروہ اسکو عالمان

گودہرے دسوین کمر پر جو کہ ہاتہہ — گیارہوین مکروہ ہی تکیہ کی ساتہہ

بارہوین جو باندہی اپنا ہاتہہ دو — باندہتی ہیں جیسی جو معزور رد

تیرہوین از خود ہلی اندر نماز — ہی یہہ ناقص پر ملائی بانیاز

چودہوین مکروہ ہی ای نیک [illegible] — کر تکلف سی جو انگڑائی کوئی لے

کہتی ہیں مکروہ پندرہوین نگاہ — یعنی جو دیکہی نہ اپنا سجدہ گاہ

بیان

چھٹواں مکروہ ہاتھ ہون گر ہو نیت — کہتے ہیں مکروہ اسے اہل شریعت

تیسرا جنکو اپنا ہو نہ او نکلیان — یعنی زانو پہ رکوع میں بیگمان

اٹھواں او جی رکوع میں جو پسند — نزد عالم ہی سراسر نا پسند

پانچویں مکروہ اے مرد اللہ — جو نہ رکھی اپنی قدموں پہ نگاہ

چھٹی فرمائی ہے اہل خبر — حکم ہی تو مونہہ پہ رکھو تم نظر

اور چھٹی جھکے گا سر کو نگون — یعنی جاوی گر گذر حد سے برون

ساتواں مکروہ سن اے ہوشمند — پشت سے گر ہو رکوع میں سر بلند

کہتے ہیں ہم اور کہہ پشت کو — یا ہو کہ وہ پشت تم معلوم ہو

آٹھویں تسبیح پڑھنا اے الک — تین سے کم دس سے افزون بیگمان

اور نوین مکروہ ہی او سے عام — جو رکوع سے ہو کھڑا قبل از تمام

دسویں ہی اسمیں کہ انسان اے اخی — جو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کو ہوئے

گیارہوین مکروہ ہی ای نیک پے — ربنا کو ترک جو قصدا کری

بارہوین جو ہو نہ قومے میں کھڑا — اور رکوع سے ہا سجدے کو جاوی چلا

تیرہوین قومے سے جب سجدے کو جائے — ہاتھ سے دامن کو جو اپنے اوٹھائے

۹ لہ

گیارہویں مکروہ ہے ای نیک بخت — مختصر و بیٹھیں آیت سجدہ پڑھے

بارہویں انگشت سے ای ہوشیار — ہو کرے تسبیح آیہ کا شمار

تیرہویں ہے بنانا قرائت کا دراز — جیسے ہی یا نیک ہیں مفتی انداز

چودہویں مکروہ کہتے ہیں اسی — جو قرائت کو پڑھیگا ایک ہی

اور پندرہویں وہ قرائت ہے ملا — کہتے ہیں یوں عالمان با خدا

جو پڑھے اسواسطے سورت بڑی — تا جماعت میں ہو وہ خلل مقتدی

سولہویں مکروہ ہے ای با خدا — کر کرے اعوذ کو قصداً قصدا

ہفدہم بسم اللہ جو چھوڑے کوئی — یعنی سورہ فاتحہ برای آخر

کہتے ہیں اٹھارویں اسکو لکھا — جیسے قصداً ترک آمین کو کیا

گوش رکھ انیسویں ای ہوشمند — جو پڑھے اعوذ یا آمین بلند

بیان مکروہات رکوع

ای محمد جو ہے ارکان رکوع — بیس مکروہ ہیں اندر رکوع

کہتے ہیں مکروہ ہیں سترہ تمام — یہ کہتا ہوں لکھا ہے سنت مدام

پہلا یہ مکروہ ہے ای ذی کبیر — جیسے تکبیر رکوع جو پڑھے اکبر

دوسرا

ہے یہ جائز رکھے بہم انگشت کمو
تا جدا اونگلی سے ایک اونگلی نہو

ساتویں مکروہ ہے اوسپر عیاں
جو نہ رکھے سوے کعبہ اونگلیاں

آٹھویں ناقص ہے یہ امر دویں
گر لگے گھٹنے سجدہ میں بر زمیں

اور نویں اسکو ہے مکروہ جان
رکھے جو کہنی اگر بالاے ران

دسویں کہتے ہیں اسے با خدا
جو نہ دیکھے ناک کو سجدہ میں جا

گیارویں مکروہ ہے امر دیں
رکھے جو سجدہ میں بینی گہہ جبیں

بارہویں فرماتے ہیں عبد ودود
گر ملے بغلوں سے بازو در سجود

کہتے ہیں بازو رکھے اپنے کشاد
تا بغلوں سے ملیں اے خوش نہاد

تیرہویں کنکر ہو گر سجدے کی جا
بے سبب اوسکا اوٹھانا ناروا

چودہویں کہتے ہیں اسکو عالماں
سجدہ میں یک بار اوٹھانا بیگماں

ہے یہ پندرویں کہ یہ اے حق پرست
جو نہ زانو کے مقابل رکھے دست

کہتے ہیں جائز ہے یہ سجدے کی ساتھ
رکھے تو زانو کے مقابل اپنے ہاتھ

سولویں مکروہ ہے اے نیک لے
سجدہ سے تسبیح جو پڑھتا اوٹھے

ہفدہم فرماتے ہیں اہل سیر
جیسے دو سجدے کیے بے ہم اگر

بیگمان مکروہ ہی آحق پذیر   بعضے کہتی ہین اسی عمل کثیر

بیان مکروہات سجدہ

سن تو مکروہات سجدہ کا بیان   متفق ہین اسپر اکثر مقتدایان
سجدہ ہستند آنہا در حساب   ہین کہ موجود ہست بیش تو کتاب
اولین این ہست ای مرد خدا   جو کری تکبیر کو قصداً قضا
دوسری تسبیح پڑھنا بار دہ   یا ہے کم تین سی ای مرد رہ
تیسری مکروہ سن با گوش دل   گر شکم رانونسی جاوی جسکا مل
اور چہارم جو کریگا چشم بند   سجدی مانہ مکروہ نزد ہو شمند
پانچوین فرماتی ہین نبی   پہلی جاوی سجدہ کو گر مقتدی

مَن رَفَعَ رَأسَهُ قَبلَ الامَامِ اَو رَكَعَ جَعَلَ اللّٰهُ

رَاْسَهُ كَرَاْسِ الحِمَارِ

بعد ازین سجدہ مین اوی پر امام   کہتی ہین اوس مقتدی کا حشر نام
حشر مین دیکہین کی سب مردم عیان   مونہہ گدہیکا اوسکا ہوگا بیگمان
اور چھٹی گر ہون کشادہ انگلیان   سجدہ مانہ مکروہ نزد حنفیان

کی ہیہ جان

دسوین کہتی ہین اسی عالم زبون — بیٹھی جو قعدہ مین ہو کر سرنگون

گیارہوین مکروہ ہی ای باخدا — بیٹھی قعدی مین اگر تکیہ لگا

بارہوین فرماتی ہین اہل شہود — چہوڑ کر قعدی مین اگر قصدا درود

تیرہوین یہ بہی ہی سن ای ہوشیار — جو پڑہی قصدا درودین بیشمار

پڑہ کی تم تشہد کو ای مومنو — حکم ہی دونو درودونکو پڑہو

چودہوین مکروہ ہی اوسپر تمام — جو نہ دیکہی شانونکو وقت سلام

نقل اسکی کرتی ہین راوی بیان — یون حسن بصری نی فرمایا عیان

جس نی بند نہ کی اپنی نظر — لیکی پتہر سی تم اوسکا توڑ دو سر

بیان مکروہات مجمل

اب بیان مجمل کا سن ای ہوشیار — کر تو مجمل کو مفصل مین شمار

کہتی ہین مکروہ ہین تینتیس عام — یاد رکہہ لکہا ہو تمین اسکو تمام

پہلی ہی اوس شخص کی ناقص نماز — وقت تنگ مین جو پڑہی ہی ای نیاز

دوسری جو حاجت پیشاب ہو — نقص ہی اوس حال مین گر تم پڑہو

تیسری غائط کی ہو حاجت جسی — اور نہ کر کر رفع حاجت کو پڑہی

چوتہی بعد از کہانی کی ای بانیاز — کہتی ہین ناقص ہی بہوکی کی نماز

ہیجہ ہم یہ ہی ہی ناقض بالیقین — جو اوٹہیگا ہاتہہ رکہہ کر بر زمین

حکم ہی جب ہو چکی سجدہ تمام — ہاتہہ رکہہ بر زانو پہ اوٹہہ پہر قیام

اور یہی ہی حکم جب سجدہ کو جا — ہاتہہ اپنی زانو پر رکہتا ہوا

بیان مکروہات قعدہ

ای محمد حال قعدہ گوش کر — اسمین ہین مکروہ چودہ سر بسر

کہتی ہین مکروہ اول ای اخی — قعدہ مین جو مثل سگ بیٹہی کوئی

دوسری فرماتی ہین اہل سیر — چار زانو اسمین جو بیٹہی اگر

تیسری یہ تلوا نہ رکہی جو کہڑا — یعنی وہی پاؤنکا ای باخدا

چوتہی گر ہون پاؤن زانو یکطرف — کہتی ہین مکروہ ہی ای ذو شرف

پانچوین قدمونکو کر دیوی بچھا — یعنی گستردہ زمین پر سر ملا

اور چہٹی قعدہ مین بیگمان — وصل کر زانون سے ہوون انگلیان

ساتوین جو انگلیان دیوی بڑہا — یعنی زانو سی گذر جاوین سوا

آٹہوین یہ بہی ہی ناقص بخلاف — جو کہ بیٹہا ای کری قعدہ مین صاف

اور نوین مکروہ ہی ای فخر سیر — جو نہ رکہی گود پر اپنی نظر

دسوین

کہتے ہیں پڑھتا ہو گر کوئی صلوات
اور دو آدمی اوسے سنجا یہ بات

گوش دل سے گر سنے اونکا کلام
ہے نماز اوس شخص کے ناقص تمام

کہتے ہیں اونیسویں اہل سیر
سینے دلیس سے کہنچے جو دامن اگر

بیسویں نا دیکھے کوئی جو جب درست
ہے یہ ناقص الی آخر بیکم دوگا نشست

بست و یک یہ کہی ہے ناقص سر بسر
دیکھے کن آنکھوں سے جو ادہر اودہر

بست و دو پڑہتا ہو کوئی کچھ اگر
اور خیال اوسکا کرے اید بسیر

بست و سہ اوسکے یہ ہووے گر امام
مقتدی ہوں اوسکے نیچے جو تمام

یا جو ہووین مقتدی بالا اگر
اور امام ہووے تلے تنہا مگر

کہتے ہیں مکروہ اسکو الی آخی
یعنے ناقص ہے نماز مقتدی

بست و چارم پڑھ چکے امام
دوران جماعت دوسرے ناقص عام

بست و پنجم کہتے ہیں اہل تفسیر
مقتدی ہووین مصلے پر اگر

اور زمین پر ہی مصلا ہو امام
ہے نماز مقتدی ناقص تمام

بست و ششم گوش رکہے ای با خدا
ہووے تنہا صف کے پیچھے جو کھڑا

بست و ہفتم کہتے ہیں سب با شرف
کہ نہ ہووے طفل استادہ بصف

بست و ہشتم یعنے ہو ٹوپی امام
باندہے ہوں گر مقتدی پگڑی تمام

یہ فا ہی مکروہ وہ سیر دا قیع
پانچویں موجود ہوویں گر طعام
اور چھٹی موہنہ میں اگر لیکر زبان
ساتویں تہوکیں ہمیں دریان ز
موہنہ میں بہر آوی ہمیاری تہوک جو
آٹھویں کہتی ہیں یوں اندر نماز
اور نویں خوشبو سی بو لیوی اگر
گیارہویں یہ ہی ہے ای مردنکو
بارہویں فرماتی ہیں نیکو صفات
تیرہویں مکروہ کرتی ہیں رقم
چودہویں انگشت کو انکہو سنہار
ہے یہ پندرہویں ہی ناقص سر ملا
سولہویں لکہی ہیں راوی سر بسر
ہفدہم مکروہ ہی ای ذو الصفات
ہجدہم فرماتی ہیں ای با خدا

جسنے کیا کر کچہ اگر کلی سے نکی
اور گرسنہ جو پڑہی ناقص تمام
ہے نماز اندر یہ نقصان ور بیان
ہے یہ ناقص بیگمان ای ہوشیار
تہوک کو قدموں کی آگی تہوک دو
جو نماز اندر کرے بینی کو پاک
دسویں جو انگلی کو چٹکاوی ملکر
تن کو دو دفعہ کہو جاوی اپنی جو
ہی یہ ناقص اونگہنا اندر صلوات
کہتی ہیں لی زور سی جو اپنا دم
پہیری دانتو میں جو مانند خلال
گر بکاری یا کوئی سر کو دل ہلا
جو ڑا بالونکا ہو گر بالائی سر
جو دوڑہی میں لگاوی اپنا ہاتہ
دیکہہ شرح کنز میں یوں ہے لکہا

کہتی ہی

کہتی ہیں بہ کے اشارہ عالمان
رکھی مونہ تر ہاتھہ اپنی بیگمان

یعنی اب عاجز ہوں میں اندر نماز
جز قعود و کار کر ہم کار ساز

ہی نہ ہیں میرا کوئی فریاد رس
اور نہ طاقت ہی مجھی کہ اٹھ سکیں

اسیلئی میں نی کیا ہی مونہہ کو بند
تا نہ ہووی مجھی فعل شیطان گزند

بہاگتا ہی اوس سی شیطان سر بسر
مونہہ کو بند اوس شخص کی دیکھی اگر

اور جمائی لی جو بیرون صلوات
ہی یہ اوسکا مسئلہ اید الصفات

یعنی آدمی گر جمائی ناگہان
دست چپ کی پشت رکھی مونہہ و دہان

ہی اشارہ یہ بہی امر خدا
اپنی مونہہ پر ہاتہہ رکھی بر ملا

یعنی اب طاقت ہی مجہہ میں بیشمار
از رہ لطف و عطا پروردگار

آدمی گر نزدیک میری وہ نہیں
ماروںگا مونہہ پر طمانچہ بالیقین

فصل بیست و یکم در بیان فاسد شدن امامت

سیزدہ ہیں شخص نزد عالمان
ہے امامت جنکی فاسد بیگمان

پہلی گر ہو طفل نابالغ امام
دو امام [illegible] اوسکی ہی فاسد تمام

دوسری فاسد ہی زن کی اقتدا
تیسری خنثی کی ای مرد خدا

کہتے ہیں مردانِ دین آگے بانیاز — مقتدیوں کی ہوتی ہی اسمیں نماز
بت وثن دیکھا قدر یعنی لکھا — گھر گھر ان میں نہ ملتی کسیکو یہ دعا
سنت ہیں ہر کہیں یاد اپنی کو شتر — جو کہ ان کے گرد یہ امید بہشت
سے وتک ناتھ ہے یہ اہل آج — خوف سے دوزخ کی یا رو دے جو کوئے
سے یا ورد و مکر وہی انکو شتخصال — گر نماز اندر کوئی پاتا ہے خیال
سے یا وہ کہتے ہیں اکثر عالمان — ہی جماہی سے ہی ناقص بیگمان

ترجمہ حدیث شریف

یہ روایت ہے با اخبار صحیح — بیان محدث کہتے ہیں اسکو صحیح
ایکدن فرماتے ہیں خیر البشر — ہے جماہی فعل شیطان گوش کر
گر جماہی آئے جو کہ لیگا در نماز — لیتو ہی ناقص وہ نماز اے بانیاز
اور جماہی جسکے آوے منہ ملا — منہ نہ کھولے اور اسکو لیوے دبا
لیتو کی ہی اور منہ میں ابلیس لعین — گر جماہی میں کھلا دیکھے کہیں
اور روایت ہے اصح مشکات سے — ہنستا آئے ابلیس اس حرکات سے
خندہ زن ہوتا ملعون سربسر — یعنی ہنستا ہے جماہی دیکھ کر
گر جماہی آدمی جو بیکم و کاست — ہے یہ لازم منہ پہ رکھے دست راست

کہتے ہیں

فصل بست و دویم در بیان اختلاف امامت

تین شخصون کی امامت مین بهم — اختلاف آیا هی ای والا همم

پهلی جو صاحب تیمم هو امام — مقتدی هون با وضو اوسکی عام

مختلف هی یه به نزد عالمان — اسکا اعلم هی خدای عیب دان

دوسری بیعذر بیٹهی جو بشر — مقتدی اوسکی کهڑی هون سر بسر

بعضی فرماتی هین فاسد ای جوان — بعضون کی نزدیک جایز بیگمان

تیسری کهر زن کی زن هووی امام — مختلف هی یه به نزد خاص و عام

بعضی جایز کهتی هین ای باخدا — چاهین آپس مین کرین وه اقتدا

لیک اونمین زن جو هووی پیشوا — بیچ مین صف کی هو استاده بجا

اور نه هووی پیش یعنی یکقدم — مثل صف تنکون کی ای والا همم

فصل بست و سیوم در بیان مکروهات امامت

نوزده شخصونکی بهجی جو نماز — گر پڑهی مکروه هی ای بانیاز

کیونکه هی جای نبی ای مومنان — یه امامت هی خلافت بیگمان

چاهیی اوسکی کرین سب اقتدا — کچهه نهووی نقص جسمین بر ملا

هی امامت اتنی لوگونکی کریه — متفق هین ساری مردان فقیه

چوتھی گر ہووی برہنہ پیشوا | جامہ پوشوں کی ہی فاسد اقتدا
اور جماعت گر برہنہ ہو تمام | بیچ میں صف کی ہوا استادہ امام
اور نہ ہووی پیش یعنی اکقدم | جب یہ جایز کہتی ہیں عالی ہمم
پانچوین ہو ڑا ہو جاری جسکا گر | اقتدا اوسکی ہی فاسد سر بسر
اور چھٹی جو شخص ہووی کوزہ پشت | اقتدا اوسکی ہی ہی بس نادرست
یعنی رہتا ہی رکوع میں وہ مدام | فرض ہر رکعت میں ہی کرنا قیام
ساتوین جو ہو شرابی پیشوا | وقت نشہ ہی امامت ناروا
کہتی ہیں اوسکی ہی خود فاسد نماز | گر پڑہیگا وہ نماز ای بانیاز
آٹھوین امی اگر ہووی امام | پیچھی اوسکی ہووین گر عالم تمام
اور نہم جو نفل پڑہتا ہو کھڑا | کہتی ہیں فاسد ہی اوسکی اقتدا
دسوین جاری سلسل ہی جسکی باد | یا ہو جاری اوسکا قطرہ رکھہ تو یاد
گیارھوین مسبوق پیچھی سبھی | کہتی ہیں فاسد نماز مقتدی
بارھوین جو شخص بیٹھا ہو قیام | اوسکی ہی سنہ ناروا ہی اقتدا
تیرھوین گونگا اگر ہووی امام | اقتدا اوسکی ہی ہی فاسد تمام

بیں شخصوں

ہم پہ پڑھو نہ شخص کی پیچھی صلوات
خواہ فاسق ہووی یا ہو کہ انت

ہیں تو بد مذہبوں کو کہتی ہیں فقیہ
ہی امامت اہل بدعت کی کبریہ

سنو لیوین جو خوش مذہب اہو وی امام
گر پڑہیگا اک سے ناقص تمام

شفعوی ہم لنگڑی پیچھی اقتدا
ہی جہ ہم لنجڑ کی ای مرد خدا

گہوش رکہہ مکروہ جانع نوزدہ
اقتدا اوس شخص کی ایمرد رہ

وقت قراءت کی کلام ذو الجلال
رکہی جو آیت نہ مطلق کا خیال

فصل بست و چہارم در بیان فرائض وضو

اور وضو مین فرض سب کہتی ہین چار
بیکمان اوس سے ہی قول کردگار

یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین ۵ط

پہلی دہو موںہ کو تو ای مرد گریں
تا ادا ہو حکم رب العالمین

دوسری کہنی تلک ہاتہوں کو دہو
ہی یہ فرمان خدا ای نیک خو

تیسری سر کا چہارم مسح کر
چوتہی دہو ٹخنوں تلک پا سر بسر

فصل بست و پنجم در بیان فاسد شدن وضو

پہلی گو[illegible] ہوی جو بشر — اقتدا مکروہ اوسکی سر بسر

دوسری ہی ہنسکہ یا ہو بوسیتے — ہی امامت اوسکی ناقص الا اخی

تیسری ہی اگر ہووی امام — چوتہی ہکلا یا پنجوین مبتلا تمام

اور چہٹی کانی کی پیچہی اقتدا — کہتے ہین مکروہ ہی ای باخدا

ساتوین فرمائی ہین عالم تمام — ہو جماعت اگر اندہا امام

کہ امامت جسکے نابینا کرے — اپنی پر مکروہ کو بینا کری

آٹہوین جو شخص کنگاری مدام — یہ ہی ہی مکروہ العالی مقام

اور نوین دہقانی جو ہو پیشوا — شہر والونکی ہی ناقص اقتدا

دسوین جسکا پیشوا ہووی غلام — اقتدا اوسکی ہی ہی ناقص تمام

گیارہوین کنجر کی پیچہی بسر — کہتے ہین مکروہ ہی ای ذیبصیر

بارہوین جو جیز ہووی پیشوا — اقتدا اوسکی ہی ناقص بر ملا

تیرہوین جو جہ اگر ہووی امام — کہتے ہین مکروہ ہی عالم تمام

چودہوین فاسق کی پیچہی ای اخی — ہوتی ہی ناقص نماز متقی

حق مین لیکن فاسقون کی بر ملا — یون خبر مین ہی پیغمبر نی کہا

صلوا خلف کل بر وفاجر

تم پڑہو

یعنی راہ پس سی دیتا ہی دوا
جسکو حقنہ کہتی ہین ای باخدا

پیشتر دیتی ہی اوسکو عقلمند
ہوتا ہتا بیمار کا موہنہ جبکی بند

اب یہ آتی آوین اگرچہ ملکین جسی
کہتے ہین دیجو شتاب حقنہ اوسی

ای خدا تو اپنی بندونکو بچا
اس بلا مین تا نہوون مبتلا

اور ہم نکلی کرم از راہ پس
صاف جاتا ہی وضو ای ہمنفس

اور کرم جو زخم سی نکلی اگر
ہی وضو قائم بہ نزد ذی بصیر

دسوین کہتی ہین مذی توڑتی وضو
یاد رکہہ یہ مسئلہ لبس ذلسی تو

ہی مذی نکلی جو زرد رنگ ای مرد دتن
غسل فرض اسکی سبب ہوتا نہین

گیارہوین جبکی ودی نکلی سفید
وہ وضو سی ہوویگی اپنی نا امید

پہر کری تازہ وضو کو بر ملا
ہی یہ حکم شرع ای مرد خدا

بارہوین جبکی منی نکلی اگر
ٹوٹ جاتا ہی وضو اید لپسیر

اور غسل آتا ہی فرض اسکی سبب
کود کر شہوت سی نکلی جبکی جب

تیرہوین بہتری اگر نائرہ کی راہ
نکلی جسکی ہی وضو اوسکا تباہ

چودہوین پیشاب کر آوی جیسی
با وضو ہو پہر وضو کرنا اوسی

ای محمد رکھہ تو اون سب پر نگاہ — جس سی ہوتا ہی وضو بےشک تباہ
کہتے ہیں یوں عالمان با تمیز — توڑتی ہیں بس وضو کو بیش چیز
پہلی گر آدمی دہن بہر جسکو قی — وہ وضو کہتی ہیں فاسد اوسکا ہے
اور کم مونہ بہر سی نکلی ای جوان — ہی وضو قایم بہ نزد عالمان
اور آوی پی بہ پی کم جسکو قی — جمع ہو مونہ بہر وضو جاتا رہی
دوسری گر زخم سی ہو خون روان — وہ وضو جاتا ہی بےشک رایگان
اور نہ باہر زخم سی ہو خون اگر — ہی وضو اوس شخص کا ای ذی بصیر
تیسری نکلی دہن سی گر لہو — ہو زیادہ تہوک سی توڑتی وضو
اور برابر تہوک کے گر ہووی خون — بعضی جائز کہتی ہیں بعضی زبون
اور بہت ہو تہوک کم ہو لہو — ہے درست اوسکا شریعت میں وضو
چوتہی نکلی زخم سی گر زرد آب — اس سی ہوتا ہی وضو رخصت شتاب
پانچوین گر پیپ نکلی ای جوان — ہی وضو فاسد بہ نزد عالمان
اور چہٹی آوی اگر جائی ضرور — کہتی ہیں توڑتی وضو غایط ضرور
ساتوین نکلی شکم سی جیسی باد — اوسکا جاتا ہی وضو یہ رکھہ تو یاد
آٹھوین دیوی عمل جسکو طبیب — یہ بہی توڑتی ہی وضو کو ای لبیب

یعنی نزاد

یعنی ڈھیلی باندھی جیسے پس ۔۔ بند ہوی یہ کہیں گی وہ دو بار

فصل بست و ششم در بیان مکروہات وضو

کہتے ہیں یوں عالمان با خدا ۔۔ گیارہ مکروہ ہیں وضو میں برملا

پہلی دنیا کا اگر لاوی کلام ۔۔ ہی وضو اوس وقت یہ ناقص تمام

دوسرے ہی مکروہ ہی او سیجا وضو ۔۔ جائے استنجا جو ہی ای نیکخو

تیسرے پانی جی سر تن پیہ اگر ۔۔ ہی وضو ناقص کریگا جو بشر

جو کہی پانی گرم ہو گر ہو بسے ۔۔ مت وضو کر کہتی ہیں ناقص اوسے

کیونکہ نقصان رکہتا ہی یہ پانی تمام ۔۔ بگڑتی ہی او سے لہو ہوتا جذام

پانچوین مکروہ بائین ہاتہ سی ۔۔ لیوی پانی موہنہ میں کلی کی لئی

اور چہٹی کر دست چپ سی جو بشر ۔۔ ناک میں پانی کو ڈالی سر بسر

ساتوین فرماتی ہیں ناقص اسی ۔۔ ناک کو پونچھی جو دہنی ہاتہ سی

آٹہوین مکروہ ہی ای نیکخو ۔۔ زور سی پانی کو ماری موہنہ جو

اور نوین کہتی ہیں اسکو ہوشیار ۔۔ پانیکو موہنہ پر جو ڈالی چار بار

ہووی جو بیٹھا رہتا ہین برہنہ مرد و زن — جاتی ہی ٹوٹی وضو گر ہو سیتن

اور سیاری جاوی گر اندر بدن — یعنی فرج و دبر مین ای جان من

فرض دو ہے نہانا ہو گیا — کر منی نکلی نہ نکلی کیا ہوا

سولہوین عشق کیا کی ہو ہو شو جو — اوسکا جاتا ہی وضو ای نیکخو

ہفدہم مستی ہو غالب اسقدر — یعنی پا جنبش کرے ڈالی جدہر

ہجدہم توڑتی وضو ہی انکی — کہتے ہین اوس سے گئی فرزانگی

قہقہہ ہی نوزدہ ای با نیاز — جو ہنسے یعنی اگر اندر نماز

اور ہنسی کر طفل نا بالغ تمام — اوسکا رہتا ہی وضو نزد امام

بیسوین سونی سی ای مرد خدا — کہتے ہین اوسکا وضو جاتا رہا

اور بیٹھی سی جو سو جاوی بشر — دست زانو ہو نہ تکیہ اوسکا گر

اور نہ ٹیکی ہاتھ کو وہ بر زمین — اوسکا قایم ہی وضو ای مرد دین

ترجمہ حدیث شریف کہ از ابوداود و ترمذی مذکور است

اور فرماتی ہین ختم المرسلین — نیند ہطاتی سی وضو جاتا نہین

لیک غفلت سی ہوی جب جسم بند — اوس سی جاتا ہی وضو ای ہوشمند

دسوین ہونہ دہونی کی وقت ای ہوشمند ہی یہ ناقص جو کریگا چشم بند

کہتی ہین یون عالمان نیکخو رکہو اپنی حال پر چشم کو

گیارہوین جو دیکہی اپنا ستر گاہ ہی وضو مکروہ اوسکا خواہ مخواہ

حکایت

یہ سخن سن مجہسی ای عالی نژاد نقل آئی اس جگہ پر مجکو یاد

عبد قادر میری مرشد حق شناس جاتا تہا لینی سبق مین اونکی پاس

علم کامل تہی وہ مرد خدا اور نہ تہی اونمین ذرا بوی ریا

تہی شریعت پر نبی کی مستقیم حق نی بخشا تہا اونہین خلق عظیم

ایکدن ایک شخص آ سائل ہوا پوچہا اوسنی مسئلہ مکروہ کا

یہ کہا مین نی سنا ای نیکخو دیکہنا مکروہ اپنی ستر کو

ہی میری اس مسئلہ سی عقل گم لیتی ہو کسطرح پاکی اپنی تم

آپ نی ہنسکی دی اوسکو مثال وقت پاکی ہمکو ہی اونکا سا حال

یعنی کر لیتی ہین آنکہین اپنی بند تا نہ سوجہی کچہہ ہمین ای ہوشمند

یہ سخن

15—

1022-MS.